اِنَّ الفضل بید اللّٰہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

تار کا پتہ
الفضل
قادیان

رجسٹرڈ ایل ۳۵

اللہ اکبر

الفضل قادیان

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر:- غلام نبی

فی پرچہ ۱؍

The ALFAZL QADIAN.

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ؎۱۰

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ؎۱۲

ترسیل زر بنام منیجر الفضل ہو ؎

نمبر ۲۱ | مورخہ ۱۸ / اگست ۱۹۳۱ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۳ ربیع الثانی ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو ابھی [illegible] کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاندانِ نبوت میں خدا کے فضل سے خیریت ہے۔

بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مولوی محمد یار صاحب مولوی فاضل ۱۴ اگست بخیر و عافیت لنڈن پہنچ گئے۔

صوفی عبد القدیر صاحب بی۔ اے جو اگست ۱۹۲۸ء میں بطور مبلغ لنڈن تشریف لے گئے تھے۔ تین سال کے بعد ۱۶ اگست ۷ بجے شام کی گاڑی سے بخیریت قادیان پہنچ گئے۔

جناب خواجہ حسن نظامی صاحب دہلی سے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے کام کے تعلق میں ۱۶ اگست کو بارہ بجے دوپہر کی گاڑی سے قادیان تشریف لائے اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی ملاقات کے بعد اسی روز چار بجے کی گاڑی سے واپس تشریف لے گئے۔ اپنے اس مختصر قیام میں جناب خواجہ صاحب ممدوح سلسلہ کی مساجد اور منارۃ المسیح اور مقبرہ بہشتی وغیرہ کو دیکھنے کے لئے بھی تشریف لے گئے۔

۱۴ اگست قادیان میں نہایت شاندار "کشمیر ڈے" منایا گیا

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی تحریک پر قادیان میں ۱۴ اگست کو نہایت شاندار "کشمیر ڈے" منایا گیا۔ ۸ بجے صبح مقامی لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام بصدارت سیدہ مریم بیگم صاحبہ حرم ثانی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ خواتین کا شاندار جلسہ ہوا جس میں مظلومین کشمیر کے متعلق خواتین نے مضمون سنائے۔ ان کی حمایت میں قراردادیں پاس کیں اور چندہ جمع کیا۔ مفصل روئداد اگلے پرچہ میں درج کی جائیگی۔

چار بجے کے قریب مردوں کے مظاہرہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ ہائی سکول کی گراؤنڈ میں عظیم الشان جلوس مرتب کیا گیا۔ جس نے متعدد جھنڈوں پر جوش اردو و پنجابی اشعار اور پُرزور نعروں کے ساتھ سارے قصبہ کا چکر لگایا۔ احمدیہ چوک میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلوس کا معائنہ فرمایا۔ چھ بجے کے قریب ایک عام جلسہ زیر صدارت جناب چودھری فتح محمد صاحب ایم۔ اے ناظر اعلیٰ منعقد ہوا۔ جس میں جناب مفتی محمد صادق صاحب حکیم فضل الرحمٰن صاحب اور مولوی عبد المغنی صاحب ناظر بیت المال نے تقریریں کیں۔ اور متعدد ریزولیوشنز باتفاق آراء پاس کئے گئے۔ چندہ بھی جمع کیا گیا۔ جلسہ کی مفصل روئداد اگلے پرچہ میں درج کی جائے گی۔

جناب خواجہ صاحب آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے متعلق نہایت سرگرمی اور جوش سے مصروف عمل ہیں۔ اسی کے متعلق فوری مشورہ کے لئے تشریف لائے [illegible] کی سرگرمی نہایت ہی قابل تعریف اور لائق تقلید ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا تار

بحیثیت

صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی مہاراجہ صاحب کشمیر کو

ذاتی طور پر آپ مداخلت کریں ورنہ سخت قدم اٹھانا پڑیگا

قادیان۔ ۱۴ر اگست۔ جموں سے اطلاع ملی ہے۔ کہ وہاں پُرامن مسلم جلوس پر نہایت بے رحمی سے گولی چلا دی گئی ہے۔ جس کے نتیجہ میں ایک شخص ہلاک ہوگیا۔ اور کئی زخمی ہوئے جن میں بچے بھی شامل ہیں۔ مساجد پر افواج نے قبضہ کر رکھا ہے۔ اگر یہ صحیح ہے۔ تو حکام کی یہ ستم رانی ناقابل برداشت ہے۔ مسلمانوں کا ایک طبقہ پہلے ہی انتہائی تدابیر اختیار کرنے پر زور دے رہا ہے۔ میں یور ہائی نس سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ قبل اس کے کہ حالات بالکل قابو سے باہر ہو جائیں۔ جن سے مجبور ہو کر مجھے یا تو کشمیر کمیٹی کی صدارت انتہا پسند طبقہ کے حوالہ کرنی پڑے۔ یا سخت قدم اٹھانے پر مجبور ہونا پڑے۔ آپ ذاتی طور پر اس میں مداخلت کریں۔ اس وقت تمام دنیا کی آنکھیں کشمیر کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ کہ دیکھے ان لاکھوں بے کسوں کے ساتھ جنہیں قدرت نے یور ہائی نس کی رعایا بنا دیا ہے۔ کیا سلوک روا رکھا جاتا ہے۔

الفضل۔ بعد کی اطلاعات سے معلوم ہوا۔ کہ وحشی ڈوگروں کے رسالہ نے نیزوں کی انیوں سے حملہ کیا۔ اور بے گناہ مسلمانوں کو چھید ڈالا اور ایک کو مار ڈالا۔

ضلع سیالکوٹ کی احمدی جماعتوں کیلئے اعلان

بمطابق سرکلر آمدہ از قادیان من جانب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ ضلع سیالکوٹ کی سب جماعتوں کے سکرٹری صاحبان ۲۱ر اگست سنہ ۱۹۳۱ء کو مشورہ کے لئے سیالکوٹ میں تشریف لے آئیں۔

جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ سیالکوٹ

آل انڈیا کشمیر کمیٹی میں نئے ممبروں کا اضافہ

ہر صوبہ کے معززین کی شمولیت

اخبارات میں جو فہرست پہلے شائع ہو چکی ہے۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل احباب نے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی ممبری قبول فرمائی ہے۔

(۱) سید عبد الحفیظ صاحب احسن منزل ڈھاکہ
(۲) مولانا نور الحق صاحب (مسلم آؤٹ لک) لاہور
(۳) مولانا غلام رسول صاحب مہر (انقلاب) لاہور
(۴) مولانا سید حبیب صاحب (سیاست)
(۵) سید غلام بھیک صاحب نیرنگ۔ انبالہ
(۶) شیخ محمد صادق صاحب ایم۔ ایل۔ سی امرتسر
(۷) سید کشفی شاہ صاحب نظامی۔ رنگون۔
(۸) شیخ مشیر حسین صاحب قدوائی۔ لکھنؤ۔
(۹) عبد المتین صاحب چوہدری ایم۔ ایل۔ اے آسام
(۱۰) مولانا ابو یوسف صاحب اصفہانی۔ بمبئی
(۱۱) مسٹر محمد علی اللہ بخش صاحب بمبئی۔
(۱۲) اے۔ آر۔ ڈم۔ ٹم کار۔ بمبئی
(۱۳) احمد عبد الستار صاحب آنریری جائنٹ سکرٹری مجلس کلکتہ
(۱۴) محمد اسماعیل حاجی احمد صاحب کلکتہ۔ سکرٹری کچھی میمن یونین

خاکسار عبد الرحیم درد سکرٹری آل انڈیا کشمیر کمیٹی قادیان۔

جماعت ہائے احمدیہ سندھ سے درخواست

گزشتہ اعلان کے جواب میں بہت سی جماعتوں نے اپنے اپنے نمائندے منتخب کر کے خاکسار کو اطلاع دے دی ہے۔ مگر ہنوز بعض جماعتیں ایسی ہیں۔ جنہوں نے اس سلسلہ میں کچھ نہیں کیا۔ ان سے درخواست ہے۔ کہ جلد از جلد اپنے نمائندے مقرر کر کے خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ کیونکہ کانفرنس کا اجلاس حیدر آباد میں ۳۰۔ اگست کو شروع ہو جائے گا۔

نمائندگان کو جائے قیام تک پہنچانے کے لئے ۲۹ کی صبح سے ۳۰۔ اگست کی صبح تک حیدر آباد سٹیشن پر دوست موجود ہونگے۔

خاکسار
اللہ داد احمدی فریر ہال پوسٹ آفس کراچی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا تار

وائسرائے ہند کو

اگر حکومت ہند نے اب بھی مداخلت نہ کی تو سخت قدم اٹھانا پڑیگا

قادیان ۱۴ر اگست۔ جموں سے تار آیا ہے۔ کہ کشمیر ڈے کے سلسلہ میں مسلمانوں کے پُرامن جلوس پر ریاستی فوج نے گولی چلا دی۔ جس کے نتیجہ میں ایک مر گیا۔ اور کئی زخمی ہو گئے۔ جن میں بچے بھی شامل ہیں۔ مسجدوں پر فوجوں کا قبضہ ہے۔ اگر یہ درست ہے۔ تو یہ مظالم ناقابل برداشت ہیں۔ اگر حکومت ہند نے مداخلت نہ کی۔ تو معاملہ میں اہم پیچیدگیاں پیدا ہو جائیں گی جس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ حالات بالکل قابو سے باہر ہو جائیں گے۔ میں پہلے بھی معاملہ کی اہمیت و نزاکت پر زور دے چکا ہوں۔ اور موجودہ واقعات کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ اور اس حقیقت کے پیش نظر کہ مسلمانوں کا ایک طبقہ پہلے ہی انتہائی کارروائی کئے جانے پر زور دے رہا ہے۔ مجھے یا تو آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی صدارت سے استعفیٰ دیکر اسے انتہا پسندوں کے حوالہ کرنا پڑیگا۔ یا پھر سخت قدم اٹھانے پر رضامند ہونا پڑے گا۔

صوبہ بنگال کی احمدی جماعتوں کو اطلاع

تمام احمدی جماعت ہائے بنگال کو اطلاع دی جاتی ہے کہ مولوی ظل الرحمن صاحب مبلغ کے دورہ کا پروگرام تیار کر کے پراونشل امیر صاحب کی منظوری کے بعد ان کو دیا گیا تھا۔ مگر ناظر صاحب دعوت و تبلیغ قادیان کی ہدایت کے ماتحت وہ اس دورہ کو ملتوی کر کے آسام کے کسی علاقہ میں جا رہے ہیں۔ وہاں سے واپسی پر انشاء اللہ دورہ کرینگے۔

خاکسار سید سعید احمد
سکرٹری بنگال پراونشل انجمن احمدیہ
برہمن بڑیہ بنگال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۲۱ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۸ اگست سنہ ۱۹۳۱ء | جلد ۱۹

دین و دنیا کی کامیابی خلافت سے وابستہ ہے

جماعت احمدیہ کی تنظیم کا اثر امریکہ میں

قرآن مجید کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایمان انسانی زندگی میں ایک غیر معمولی انقلاب پیدا کر دیتا ہے۔ درحقیقت ایمان محض خیالات کے بدل لینے کا نام نہیں۔ بلکہ اس یقین تام کا نام ہے۔ جس کی حکومت انسان کے ذرہ ذرہ پر ہوتی ہے۔ اور جو حقیقتاً اس کی کایا پلٹ دیتا ہے۔ انبیاء کرام کے تزکیہ نفوس کے نمونے اور ان کے متبعین کا ایثار و قربانی اور فدائیت اس حقیقت پر زبردست شاہد ہے۔ کہ ایمان ایک برقی قوت اور آبحیات کا نام ہے جو مُردوں کو زندہ کر دیتا۔ اور مضمحل اعضاء والوں میں جاودانی حیات سرایت کر دیتا ہے۔

قرآن مجید نے مومنوں کی جن خصوصیات کا ذکر کیا ہے۔ ان میں سے عظیم الشان اور امتیازی خوبیاں اطمینانِ قلب۔ باہمی مواخات اور تنظیم ہیں۔ ان میں سے ہر ایک اپنی اپنی جگہ پر بہت بڑی نعمت ہے۔ مگر بجز ایمان ان میں سے کوئی بھی کامل طور پر حاصل نہیں ہو سکتی۔ دُنیا کے تاجداروں۔ امراء۔ نوابوں اور حکمرانوں پر نگاہ ڈالو۔ وہاں بھی یہ چیزیں مفقود نظر آئیں گی۔ غرباء اور رعایا کا بھی یہی حال نظر آئے گا۔ غرض یہ وہ متاع گرانمایہ ہے۔ جو دُنیا کے بازار سے نہیں مل سکتی۔ یہ محض خُدا سے ملتی ہے۔ اور وہی انبیاءؑ کے ذریعہ اس نعمت کو تقسیم کرتا ہے۔

مامورین کے بعد ان نعمتوں کا وجود صرف اسی گروہ میں پایا جاتا ہے۔ جو مامورین کے خلفاء سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کے دامنِ فیض سے وابستہ رہتے ہیں۔ اسلام کی تیرہ سو سالہ تاریخ صاف طور پر بتا رہی ہے کہ مسلمان جب تک سلسلہ خلافت میں منسلک رہے، فتح و نصرت ان کے پاؤں چومتی رہی۔ ترقی اور اقبال ان کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ وہ دُنیا کی تاریکی میں درخشندہ ستارے۔ اور ظلمتہائے شب کے لئے مہرِ منیر تھے۔ وہ خود اطمینان رکھتے تھے۔ اور دوسروں کو اطمینان دیتے تھے۔ لیکن جب بدقسمتی سے خلافت کو بار سمجھا گیا۔ اس سے وابستگی ضروری نہ سمجھی گئی۔ اور اس کی ضرورت کا انکار کر دیا گیا۔ تو ان کا شیرازہ درہم برہم ہو گیا۔ افتراق و تشتت نے ان کو تباہ کر دیا۔ اور ان کی ترقی تنزل سے بدل گئی۔ غرض خلافت کا رشتہ مسلمانوں کو بنیان مرصوص بنانے کا موجب ہوا۔ عزت و وقار کا باعث بنا۔ ان کی ناقابل تسخیر قوت اور شوکت کا ذریعہ بنا۔ لیکن اس کا عدم مسلمانوں کی نیستی کا موجب بن گیا۔ یہ دو نمونے دُنیا کے سامنے ہیں۔ اور اس وضاحت اور صفائی کے ساتھ اپنی حقیقت واضح کر رہے ہیں۔ کہ کسی کے لئے اس سے انکار کی گنجائش نہیں ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی سب سے آخری تصنیف میں جو وصال کے بالکل قریب تحریر فرمائی۔ جماعت احمدیہ کو خدا تعالےٰ کی اس قدرت ثانیہ کی تفصیل کے ساتھ بشارت دی ہے اور اسے جماعت کے لئے خیر و برکت کا ذریعہ اور فلاح و کامیابی کا موجب بتایا ہے۔ واقعات شاہد ہیں۔ کہ خلافت کا وجود از بس ضروری تھا۔ اور ضروری ہے۔ اس کے بغیر نظام جماعت۔ باہمی اتحاد۔ اور اطمینان قلب نہ حاصل ہو سکتا ہے۔ اور نہ قائم رہ سکتا ہے۔ چنانچہ اہل پیغام کی زندگی اور ان کے حالات ہمارے سامنے ہیں۔ وہ کیا تھے۔ اور آج ان کا حشر کیا ہوا ہے۔ اگر غور کیا جائے۔ تو ماننا پڑیگا کہ ان کے قالب بے رُوح ہو جانے کا سبب یہی ہے۔ کہ وُہ خلافت کی نعمت سے محروم ہو گئے ہیں۔ خلافت کی ان ہر سہ نعمتوں میں سے اطمینان قلب کا اندازہ تو وُہی لوگ کر سکتے ہیں جنہیں خدا تعالےٰ کی طرف سے یہ انعام حاصل ہوا ہے۔ کیونکہ یہ ایسی چیز نہیں جو مجسم ہو۔ یہ دل کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اور اسے وُہی دل محسوس کرتا ہے جسے خلافت کے دامن سے وابستگی حاصل ہو۔ ہاں جماعت احمدیہ کی قربانیاں اور ایثار اس کے مظہر ہیں۔ باہمی مواخات کو بھی مومنین کے حلقہ میں ہی زیادہ محسوس کیا جا سکتا ہے۔ کہ کس طرح ایک بھائی دوسرے کے لئے تکلیف اٹھانا سعادت یقین کرتا ہے۔ اور اپنے مومن بھائی کے آرام کو ہر طرح اپنے اوپر مقدم کرتا ہے۔ لیکن تنظیم ایک ایسی چیز ہے۔ جسے اپنوں سے بڑھ کر بیگانے محسوس کرتے ہیں تنظیم کے بغیر کروڑوں کی جماعتیں عضو معطل کی طرح نظر آتی ہیں۔ اور تنظیم کی وجہ سے چھوٹی سی جماعت غریب اور نادار جماعت بڑی بڑی طاقتوں پر بھاری ثابت ہوتی ہے۔ مسلمان آج تنظیم کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ کیونکہ اس کے بغیر قوموں کی حیات ناممکن ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے، کہ حقیقی تنظیم انسان نہیں۔ بلکہ خدا پیدا کیا کرتا ہے۔ اور وہی ہے۔ جو شکستہ دلوں کو جوڑ کر ان کے بغض و کینے دھو کر ان کو باہم اس طرح ملا دیتا ہے۔ کہ گویا وُہ کبھی جدا ہی نہ تھے۔ اللہ تعالےٰ کا ارشاد لو انفقت ما فی الارض جمیعا ما الفت بین قلوبھم۔ ولکن اللّٰہ الف بینھم (انفال) ہمارے اس بیان پر گواہ ہے خدا تعالےٰ نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اس تنظیم کو پھر قائم کیا ہے۔ جسے آپ کے خلفاء کے ذریعہ عظیم الشان وسعت حاصل ہو رہی ہے۔ اور جماعت احمدیہ کی موجودہ تنظیمی حالت غیروں کی نگاہ میں بھی قابلِ رشک ہے۔ کیونکہ یہ تنظیم بجائے خود ایک طاقت اور قوت ہونے کے علاوہ اصلاح کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

پنجاب اور ہندوستان میں تو یہ حقیقت روز روشن کی طرح ثابت ہے۔ لیکن ہم ذیل میں ایک اقتباس پیش کرتے ہیں۔ جس سے یہ ظاہر ہے۔ کہ ہزاروں میل کے فاصلہ پر امریکہ میں بھی گورنمنٹ کے قابل جج احمدیت کی اس تنظیمی طاقت کو محسوس کر رہے ہیں۔ اخبار "پرتاپ" (۳۱ جولائی) "امریکہ میں ایک حبشی کا قبول اسلام" کے عنوان سے لکھتا ہے:-

"نیو یارک (بذریعہ ڈاک) گورجیا کے ایک حبشی لوتھر فل مور نے اپنی بیوی کو پیٹا۔ جس پر اس کی بیوی مسز ادا فل مور نے مجسٹریٹ کی عدالت میں استغاثہ دائر کر دیا۔ اس نے عدالت میں بیان کیا۔ کہ مجھے ایسا کرنے کا مذہبی حق حاصل ہے۔ اس لئے عدالت کو مداخلت کرنے کا اختیار نہیں۔ کیونکہ میں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ اس نے آگے چل کر بیان کیا۔ کہ میں جارجیا میں پیدا ہوا تھا۔ تین سال تک میں اندھیرے میں رہا۔ آخر اللہ نے مجھے روشنی دی۔ اور میں نے اسلام قبول کر لیا۔ اب میں مورش امریکن مسلمان ہوں۔ اور میں نے اپنا نام بھی اس کے مطابق رکھ لیا۔ اگر میں ۱½ ڈالر صرف کروں۔ تو مجھے پاشا کا خطاب مل سکتا ہے۔ لیکن مجھے خطابوں سے نفرت ہے۔ جج نے کہا۔ لوتھر یہ سب کچھ صحیح ہے۔ لیکن تم نے اپنی بیوی کو کیوں زدوکوب کیا۔ لوتھر نے کہا صرف مذہب کے لئے۔ میں اُسے بھی اسلام کی گود میں لانا چاہتا تھا۔ میں نے اس کے لئے کوشش کی اور میرے خیال میں یہ بڑی معیوب بات ہے۔ کہ میں تو مسلمان ہو جاؤں۔ اور میری بیوی اپنے پرانے مذہب پر

کاربند رہے لیکن دراصل بڑی ضدی ہے۔ وہ اس روشنی سے فائدہ نہیں اُٹھائے گی۔ میں نے اُسے سمجھایا ہے۔ وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بتایا ہے۔ ایک شریف مسلمان محبت۔ سچائی۔ امن اور آزادی کا فرشتہ ہے۔ لیکن وُہ اُسے بیوقوفی اور حماقت قرار دیتی ہے۔ وُہ اس معاملہ میں بڑی ضدی ہے۔ میں نے اُسے راضی کرنے کے لئے ہر ایک طریقہ اختیار کیا۔ لیکن وُہ بالکل ضدی اور بھولی بھالی ہے:

جج نے کہا درست ہے۔ ہم سب جانتے ہیں۔ کہ تم نے اسے کیوں زدوکوب کیا۔ لیکن تمہیں اپنی بیوی پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہئیے تھا۔ اگر تم اُسے اپنا ہم خیال بنانا چاہتے ہو۔ تو دلیل سے کام لو۔ لوتھر یہ سُنکر گھبرایا۔ لیکن دوسرے لمحہ میں پھر بول اُٹھا۔ درست ہے جناب میں نے دلیل سے بھی کام لیا۔ لیکن میں یہ تسلیم کرتا ہوں۔ کہ میں نے ایسا کرنے میں غلطی کی ہے۔ اور ایسا پھر دوبارہ نہ ہوگا۔ اس کے بعد اس نے اپنی بیوی کی طرف نظریں کیں۔ لیکن بیوی نے بڑی سردمہری سے اس کی طرف دیکھا۔ مجسٹریٹ نے پھر کہا۔ اس دفعہ تمہیں معاف کیا جاتا ہے لیکن دوسری بار ایسی شکایت سُنی۔ **تو میں امام جماعت احمدیہ کو لکھوں گا۔ جس پر تمہیں جماعت سے خارج کر دیا جائے گا:**

لوتھر یہ سُن کر جھکا۔ جج کو سلام کیا۔ اور الحمدللہ کہتا ہوا کمرہ عدالت سے باہر نکل آیا"۔

ہماری جماعت کے احباب کو چاہیئے۔ جج کے آخری الفاظ کو بغور ملاحظہ فرمائیں۔ اور دیکھیں۔ کہ دُور دراز ممالک میں بھی احمدیت کی تنظیم کا سکہ کس طرح مانا جا رہا ہے۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم خدا تعالیٰ کی اس بہت بڑی نعمت (خلافت) کی پوری پوری قدر کریں اور اپنے اعمال اور اطاعت کو ایسے رنگ میں بجا لائیں۔ کہ یہ نعمت ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے۔ اور احمدیت کو دن دُگنی اور رات چوگنی ترقی ہو:

کشمیر کے متعلق حکومت ہند پر الزام

"علاقہ کشمیر میں مسلمانوں پر ریاست کے دردناک مظالم کے متعلق گورنمنٹ ہند کی اس وقت تک کی خاموشی۔ اور ذمہ وار مسلمانوں کی طرف سے بار بار توجہ دلانے کے باوجود خموشی نہ صرف ریاست کو اپنی ظالمانہ اور جابرانہ کارروائیوں میں روز بروز دلیر بنا رہی ہے۔ بلکہ شورش پسند ہندوؤں کو اپنے خلاف یہ پراپیگنڈا کرنے کا موقعہ دے رہی ہے۔ کہ "حکومت مسلمانوں کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے"۔

(ملاپ ۱۱- اگست)

اگر ذرا بھی عقل سے کام لیا جائے۔ تو معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ گورنمنٹ ہند کی خموشی سے حوصلہ افزائی ان جابر اور غلط کار حکام کی ہو رہی ہے۔ جو پے بہ پے نہتے اور بے کس مسلمانوں پر اپنے جور و ستم کا مظاہرہ کر رہے۔ اور اس میں بڑھتے جا رہے ہیں۔ نہ کہ ان مسلمانوں کی جو مارے۔ لوٹے اور تباہ کئے جا رہے ہیں۔ اور باوجود اپنی ساری قوت اور زور سے شور مچانے اور مسلمانان ہند کی آواز ان کے ساتھ مل جانے کے تاحال ان کی شنوائی نہیں ہُوئی۔ لیکن شورش پسند ہندوؤں کو عقل سے کیا کام۔ انہیں تو حکومت ہند کے خلاف ہندوؤں کو بھڑکانے کا کوئی نہ کوئی بہانہ چاہیئے۔ اور وُہ انہوں نے گھڑ لیا ہے چنانچہ کھلے طور پر کہہ رہے ہیں:

"حکومت ہند کشمیر کے خطہ بے نظیر پر آنکھ رکھتی ہے۔ اسی لئے وُہ مسلمانوں کو روکتی نہیں۔ ورنہ مسلمانوں کی کیا بساط ہے۔ کہ وُہ کشمیر کے خلاف اس قدر سازش اور شرارتیں کر سکیں"۔ (ملاپ ۱۱ اگست)

حکومت ہند پر اگر اس وقت تک کی مسلمانوں کی چیخ وپکار کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ تو اب جبکہ براہ راست اس پر الزام لگایا جا رہا ہے اور شورش پسندوں کو بھڑکایا جا رہا ہے۔ اسے کشمیر کی موجودہ حالت کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ اور جلد سے جلد تحقیقاتی کمیشن مقرر کر کے معاملہ کا تصفیہ کر دینا چاہیئے:

سری نگر کے لٹیرے ہندوؤں کی پردہ پوشی

یہ امر پایہ ثبوت تک پہونچ چکا ہے۔ کہ سری نگر کے ہندوؤں نے مسلمانوں کو گرفتار مصائب کرنے کے لئے نہ صرف اپنا مال و اسباب دوسری جگہوں میں رکھ کر اپنے لوٹے جانے کی جھوٹی رپورٹیں پولیس کو لکھائیں۔ بلکہ مسلمانوں کا مال و اسباب بھی ان کے ہاں سے برآمد ہوا۔ حتیٰ کہ فوجیوں کے پاس سے بھی بہت سا مال نکلا۔ اب ۱۲/ اگست کے "ملاپ" نے "ریاست کشمیر کے حالات" کے سلسلہ میں لکھا ہے:۔

"جو درخواست ہندوؤں نے اس امر کے متعلق دی تھی۔ کہ ان کے خلاف جو کارروائی کی جا رہی ہے۔ کہ لوٹ مار کا مال ہندوؤں کے گھروں اور دوکانوں میں بند ہے۔ اس کے لئے نہایت غور ہو رہا ہے۔ معلوم ہُوا ہے۔ کہ آئندہ ایسی تلاشیاں سوچ سمجھ کر کی جایا کریں گی"۔

اس کا مطلب سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ چونکہ کئی ایک ہندوؤں کے ہاں سے لوٹ کا مال برآمد ہو چکا ہے۔ اس لئے اب یا تو لٹیرے ہندوؤں کی تلاشیاں ہی نہ لی جائیں گی۔ یا پھر نہایت سوچ سمجھ کر لی جائیں گی۔ یعنی اس طرح نہ لی جائیں گی۔ کہ وُہ مجرم ثابت ہو سکیں:

یہ ہے حکومت کشمیر کا وُہ عدل و انصاف جس کے بڑے بڑے دعوے کئے جاتے ہیں۔ کیا یہ ہندو لوٹیروں اور فتنہ پردازوں کی صریح پردہ پوشی نہیں۔ مجرم خواہ وُہ پنڈت اور ڈوگرے ہی کیوں نہ ہوں مجرم ہی ہیں۔ اور ان کے مفسدانہ افعال کی پردہ پوشی ملک کے امن و امان کے لئے مستقل خطرہ کا چیلنج ہے کیونکہ انکی سرتوڑ کوشش یہی ہوگی۔ کہ فتنہ و فساد جاری رہے۔ تاکہ وُہ مسلمانوں کو لوٹ مار کا شکار بناتے رہیں:

ہندو ابلا آشرموں کی شرمناک حالت

ہندوؤں کو بیواؤں کی شادی کی چونکہ مذہبًا ممانعت ہے۔ اور آریہ سماج کے بانی سوامی دیانندجی نے بھی اس کی اجازت نہیں دی اس لئے باوجود آزاد خیال ہندوؤں کی سرتوڑ کوشش اور سعی کے بہت کم ہندو خاندان بیواؤں کی شادی کے لئے تیار ہو سکتے ہیں۔ ان حالات میں آریوں نے یہ طریق اختیار کر رکھا ہے۔ کہ مختلف مقامات پر ایسے آشرم کھولے ہوئے ہیں۔ جہاں بیواؤں کو جمع رکھ کر ان کی شادیوں کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اور ایسی عورتیں اپنے خاندانوں میں اپنی شادی کی کوئی امید نہ پاکر یا ناگفتہ بہ حالات میں سے گزرنے کی وجہ سے اپنے گھروں سے نکل کر ابلا آشرموں کی شرن میں آجاتی ہیں۔ اس وجہ سے اس قسم کے آشرموں کے منتظمین کو اپنے کاروبار کو پُر رونق اور اپنے لئے مفید بنانے کا تو باسانی موقعہ مل جاتا ہے۔ لیکن اس قسم کے آشرم بیواؤں کی جائز طور پر امداد کر کے نہ صرف ان کے بلکہ ساری قوم کے اخلاق کے متعلق کوئی مفید خدمت سرانجام نہیں دیتے بلکہ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بداخلاقی کے اڈے سمجھے جاتے ہیں۔ حال میں کلکتہ آشرم کے متعلق جو انکشافات ہُوئے ہیں۔ انہوں نے ہندو دُنیا میں تہلکہ ڈال دیا ہے۔ چنانچہ جب ایک سرکردہ ہندو کا بقول اس کے اس قسم کے سوالات سے کہ "یہ کیوں۔ کیا اور کیسے ہوا"۔ ناک میں دم آگیا؟ تو اُس نے صاف صاف اعلان کر دیا۔ کہ

"یہ امر تو کسی سے مخفی نہ ہوگا۔ کہ ابلا آشرموں میں جس قدر عورتیں آتی ہیں۔ وُہ اکثر اخلاق سے گری ہوئی ہوتی ہیں۔ اور اگر کوئی غلطی سے وہاں داخل ہو جائے۔ تو وہاں کی فضا اس قدر گندی ہے کہ کوئی شریف عورت مرد وہاں ٹھیر ہی نہیں سکتا۔ اور پھر اس پر کارکنان بے ایمان اور بدمعاش مل جائیں۔ تو پھر اس کی بدنامی میں کوئی شبہ نہیں رہتا"۔ (سوتنتر ہندی کلکتہ)

یہ نہایت مختصر الفاظ میں ان ابلا آشرموں کی حالت کا نقشہ ہے جہاں بیواؤں کو اصلاح اخلاق کے لئے داخل کیا جاتا ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ ایسے شرمناک حالات کی موجودگی میں ایسے اداروں کے خلاف ہندو کیوں آواز نہیں اٹھاتے۔ اور انہیں کیوں بند نہیں کرا دیتے۔ دراصل ہندو اس قسم کے حالات سے اس وقت تک مخلصی نہیں پا سکتے جب تک ہمت اور جرأت سے کام لے کر بیواؤں کی شادیاں کرنے کے لئے تیار نہیں ہو جاتے۔ لیکن ایسی جرأت کا ان میں پیدا ہونا چونکہ قریبًا قریبًا محال ہے۔ اس لئے ہندو بیواؤں کو عزت نفس اور شریفانہ زندگی بسر کرنے کے لئے غور کرنا چاہیئے۔ کہ ہندو دھرم ان کے رستہ میں کتنی بڑی روک اور ان کے لئے کس قدر مشکلات کا موجب بن رہا ہے۔ اس کی بجائے اسلام ہی ایسا مذہب ہے۔ جو فطرت کے عین مطابق ہے۔ اور مرد و عورت کے جذبات کا یکساں طور پر لحاظ رکھتا ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

مومن کو دنیوی لحاظ سے کم از کم کیا بننا چاہیئے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۷ر اگست ۱۹۳۱ء بمقام شملہ

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

میں نے پچھلے جمعہ میں یہ بیان کیا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اھدنا الصراط المستقیم۔ کی دعا سکھائی ہے یعنی ے خدا تو ہمیں سیدھا رستہ دکھا۔ مگر کیا سیدھا رستہ ہو ان لوگوں پر تو نے انعام فرمایا۔ دوسری جگہ انعمت علیہم کی یہ ریح فرمائی۔ اولٰئک مع الذین انعم اللہ علیہم من بیین والصدیقین والشھداء والصالحین۔ صحیح ے پر چلنے والے ان لوگوں کے ساتھ ہوتے ہیں جن پر خدا تعالےٰ انعام کیا ہے۔ یعنی نبیوں کی جماعت۔ صدیقوں کی جماعت۔ یدوں کی جماعت۔ صالحین کی جماعت۔ میں نے بیان کیا تھا کہ س طرح

ایک روحانی مقام

ے اسی طرح دنیوی لحاظ سے بھی ایک مقام صالح ہے۔ اور یہ ہے۔ کہ انسان اپنے آپ کو اس زمانہ کے مطابق بنائے جیسی ہو رہا ہے۔ مگر یہ مطابق کرنا اچھے طور پر ہو نہ کہ برے طور پر۔ کہ وہ زمانہ کی بدیوں سے بچے۔ اور نیکیوں کو حاصل کرے جو نئے علوم نکلیں۔ ان سے واقفیت حاصل کرے۔ اگر ان میں کوئی نقص ہو۔ قبول نہ کرے۔ اور جو

حقیقت اور صداقت

تسلیم کرے۔ د گذشتہ جمعہ میں حضور نے اسی سلسلہ میں فرمایا۔ کہ

کالجوں کے طلباء

کی طرف دیکھو۔ وہ نئے علوم تو سیکھتے ہیں۔ اور اپنے تئیں زمانہ کے مطابق بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر چونکہ ان شخصوں کی کتابیں پڑھتے ہیں۔ اور ان کے علوم سیکھتے ہیں۔ جنہوں نے انہی علوم کی بناء پر

ایک انسان کو خدا

ثابت کرنا چاہا۔ اس لئے ہمارے طلباء ان علوم سے خدا تعالیٰ کی ہستی کے منکر ہو جاتے ہیں۔ وہ

مسئلہ ارتقا

کو ہستی باری تعالیٰ کے مخالف ایک دلیل قرار دیتے ہیں۔ مگر اتنا نہیں سمجھتے۔ کہ ارتقا کے مسئلہ کو تو لوگ پیدائش عالم سے ہی مانتے چلے آئے ہیں۔ ڈاروِن نے جو کام کیا۔ وہ فقط اتنا تھا۔ کہ اس کے بعض مخفی پہلوؤں کو روشن کر دیا۔ ورنہ ڈاروِن سے پہلے بھی لوگ دیکھتے تھے۔ کہ بچہ ۹ ماہ کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ ایک بیج کو درخت بنتے ہوئے عرصہ لگتا ہے۔ ہر طرف قدرت کے کاموں میں تدریجی ترقی نظر آتی ہے۔ مگر اسے کوئی خدا تعالیٰ کی ہستی کے مخالف نہ سمجھتا تھا۔

مزید براں فرمایا۔ کہ ڈاروِن نے آج اگر

Adaptability کے مسئلہ یعنی

ماحول کے مناسب

اپنے تئیں بنا لینا پیش کیا۔ مگر اسلام نے آج سے تیرہ سو سال پیشتر اس درجہ کا نقص دور کر کے اسے

مومن کا ادنیٰ درجہ

قرار دیا۔ کیونکہ صالح کا مطلب ہے۔ بہترین طور پر اپنے تئیں کسی چیز کے مناسب حال بنانا۔ پس صالح وہ ہے۔ جو اپنے زمانہ سے پیچھے نہیں رہتا۔ بلکہ اس کے ساتھ ساتھ چلتا ہے۔ اور اپنے آپ کو اس کے مطابق بنا لیتا ہے۔ مگر اس طور سے کہ اس کی ہر بدی سے محفوظ رہتا ہے۔

دوسرا درجہ شہید کا ہے۔ شہید کے معنی عربی زبان میں نگران کے ہیں۔ روحانی درجہ کے علاوہ

شہید کا دنیاوی درجہ

بھی ہوتا ہے۔ دنیا میں انسان کا پہلا مرتبہ یہ ہے۔ کہ اسے علم آتا ہو۔ دوسرا مرتبہ یہ ہے۔ کہ وہ دوسروں کو علم سکھلائے۔ یعنی وہ معلّم ہو۔ اس آیت میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ مومن نہ صرف اپنے زمانہ کے علوم اچھی طرح سے حاصل کرے۔ بلکہ وہ ان علوم میں ایسا کامل ہو جائے۔ کہ وہ دوسروں کو بھی سکھلا سکے۔ اس کے مطابق دیکھ لو۔ کہ مسلمان کہاں تک

شہید کے مقام پر

کھڑے ہیں۔ یعنی کہاں تک وہ دینی اور دنیوی علوم لوگوں کو سکھاتے ہیں۔ یورپین اقوام کی طرف دیکھو۔ وہ ساری دنیا میں پھیلی ہوئی دینی اور دنیاوی علوم لوگوں کو سکھاتی ہیں۔ دنیاوی علوم کے پھیلانے کے لئے انہوں نے ایسی ایسی جگہوں کالج کھولے ہیں۔ جہاں پہلے بالکل جہالت تھی۔ اور دینی علوم سکھانے کے لئے ان کے مشنری افریقہ۔ آسٹریلیا اور دور دراز ممالک میں جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ تعلیم اسلام نے دی تھی۔ کہ اول ان لوگوں کی جماعت ہو جو روحانی اور دینی علوم حاصل کریں۔ اور پھر ایسے لوگ ہوں۔ جو دوسروں کو یہ علوم سکھائیں۔

تیسرا مرتبہ

صدیقیت کا ہے۔ صدیق نبی کے قریب قریب جا پہنچتا ہے۔ ان کا جوہر ایک ہی ہوتا ہے۔ اور ان میں دوستانہ تعلق ہوتا ہے۔ اخوت کا نہیں۔ انبیاء خدا تعالیٰ سے جو باپ کے مقام پر ہے۔ براہ راست علوم حاصل کرتے ہیں۔ اس لئے وہ آپس میں بھائی بھائی ہوتے ہیں۔ مگر صدیق گو نبی سے بے تعلق نہیں ہوتا۔ وہ کوشش اور جدوجہد سے کلی طور پر نبی سے اتحاد پیدا کرتا ہے۔ اور دوستی کے مقام پر کھڑا ہو جاتا ہے۔ یہ روحانی مقام صدیقیت کا ہے۔

دنیاوی لحاظ سے صدیقیت

کا یہ مقام ہے۔ کہ انسان علم میں ترقی کرتا کرتا کسی ایجاد کے موجد یا کسی علم کے بانی سے اس قدر گہرا تعلق اور اتحاد پیدا کر لے۔ کہ اس کے مثل ہو جائے۔ روحانی صدیق کے متعلق ہم دیکھتے ہیں۔ کہ گو وہ براہ راست خدا سے علم حاصل نہیں کرتا۔ مگر نبی کے ذریعہ حاصل کئے ہوئے علوم کی نہایت صحیح تشریح و تفسیر کرتا ہے۔ یہی حال دنیاوی صدیق کا ہے پس اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ مومن کو چاہیئے۔ وہ علوم میں اس قدر ترقی کرے۔ کہ گو وہ کسی چیز کا موجد یا کسی علم کا بانی نہ ہو سکے۔ مگر ایجادات اور علوم کے ساتھ لوگوں کی نظر میں اس کا نہایت گہرا اور کبھی نہ ٹوٹنے والا رشتہ قائم ہو جائے

چہارم درجہ نبی کا ہے۔ روحانی نبی تو خدا سے الفاظ میں الہام پاتے ہیں۔ اور روحانی علوم براہ راست سیکھتے ہیں۔ اس کے مقابل ایک

س خطبہ کا اکثر حصہ چونکہ حضور کے الفاظ میں قلمبند نہیں ہو سکا اپنے الفاظ میں مفہوم ادا کرنے کی کوشش کی گئی ہے خاکسار [illegible]

مادی نبی

بھی ہوتے ہیں۔ جو گو الفاظ میں خدا سے الہام نہیں پاتے۔ مگر خدا سے وحی خفی پا کر دنیا میں علوم پھیلاتے ہیں۔ اڈیسن کہتا ہے۔ بعض اوقات بیٹھے بیٹھے کسی ایجاد کے متعلق بجلی کی طرح درست خیال قلب میں پڑ جاتا ہے جیسے یہ مادی نبی ہوتے ہیں۔ ویسے ہی ان کا الہام بھی مادی ہوتا ہے۔ جو ان کے قلب میں القا ہوتا ہے ایک خیال ان کے دل میں ڈالا جاتا ہے۔ یہ روز نئے نئے انکشافات کرتے ہیں نئے نئے علوم نکالتے ہیں۔ اور حیرت انگیز ایجادات سے دنیا کو حیران کرتے ہیں

خدا تعالیٰ مومنوں سے دنیاوی لحاظ سے جو

ادنیٰ سے ادنیٰ بات

چاہتا ہے وہ یہ ہے۔ کہ وہ اچھی طرح سے دنیاوی علوم حاصل کریں پھر یہ کہ وہ اس قدر ان علوم میں کمال حاصل کریں۔ کہ دوسروں کے معلم بن جائیں۔ پھر یہ کہ وہ اس قدر ترقی کریں۔ کہ اگرچہ کسی ایجاد کے موجد یا کسی علم کے بانی نہ ہوں۔ تو ہر ایجاد اور ہر علم کے ساتھ اس قدر گہرا تعلق پیدا کریں۔ اور اس میں اس قدر کمال حاصل کریں۔ کہ موجدوں اور بانیوں کے مشابہ ہو جائیں۔ اور جب کبھی کسی ایجاد کا ذکر کیا جائے یا کسی نئے علم کے متعلق تذکرہ ہو۔ تو اس ایجاد کے موجد یا اس علم کے بانی کے ساتھ ہی ان کا نام بھی زبان پر آ جائے۔ پھر یہ کہ وہ اس درجہ سے بھی ترقی کریں۔ اور نئے نئے علوم نکالیں۔ اور ایجادات کے موجد بنیں۔

اگر یہ حالت پیدا ہو جائے۔ تو سب جھگڑے ختم ہو جائیں کیونکہ جھگڑے لاعلمی کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ دنیا میں جس قدر بدیاں پیدا ہوتی ہیں سب جہالت سے۔ اور جتنی نیکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ سب علم سے پیدا ہوتی ہیں۔ اگر

سرِ احمدی

میں یہ حالت پیدا ہو جائے۔ تو دنیا میں ہی لوگوں کو ایک جنت نظر آ جائے۔ اُخروی یا روحانی جنت تو ہم لوگوں کو یہاں نہیں دکھا سکتے ہاں یہ جنت دکھا سکتے ہیں۔ اگر سر احمدی ان مراتب کو حاصل کرے تو سب لوگ کہیں۔ آؤ ہم بھی اس جنت میں داخل ہو جائیں۔ عام لوگ چونکہ دنیا میں دوزخ ہی دوزخ دیکھتے ہیں۔ اس لئے خودکشیاں کر لیتے ہیں لیکن اگر وہ جنت دیکھیں۔ تو کبھی خودکشی نہ کریں۔ اگر احمدی یہ جنت پیدا کریں۔ تو دنیا کے لوگ ہماری طرف جلد جھک جائیں یہ جنت پیدا کرنا تو بڑی بات ہے۔ ابھی ہماری جماعت میں بعض ایسے لوگ ہیں۔ جو

چھوٹی چھوٹی باتوں پر

لڑتے ہیں۔ خدا نبی کے ذریعہ ایک جنت قائم کرتا ہے۔ اب اگر ہم اپنے بھائیوں سے لڑیں۔ تو اس قائم کردہ جنت کے درختوں کو اپنے ہاتھوں کاٹنے والے ہوں گے۔ کوئی شخص یہ نہ کہے۔ کہ میرے ایک درخت کاٹنے سے کیا ہوگا۔ کیونکہ اگر ہر ایک ایسا ہی کہے۔ تو دیکھ لو سب جنت کے درخت کاٹے جائیں گے۔ پھر خدا ایک اور نبی قائم کریگا۔ تا وہ جنت بنائے ادنیٰ سے ادنیٰ مقام صالح کا ہے۔ یعنی وہ جو خدا کے قائم کردہ ماحول سے مناسبت پیدا کرتا ہے۔ پس ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ اپنے

اعمال اور اقوال

میں اپنے ماحول سے مناسبت پیدا کریں۔ اور صالح بنیں۔ اگر ایسا نہیں کر سکتے۔ تو کم از کم صالح بننے کی صلاحیت تو پیدا کریں۔ کیونکہ خدا کوشش کو دیکھتا ہے۔ میں تو یہ بات ہرگز قبول نہیں کر سکتا۔ کہ جو شخص بدی کا مقابلہ کرتا ہوا مارا جائے۔ وہ غالب نہ ہو۔ اور خدا اس کی مغفرت نہ کریگا پس ہمارے دوست کم از کم صالح بننے کی صلاحیت کے لئے جدوجہد کریں۔

میں

اللہ تعالیٰ سے دعا

کرتا ہوں۔ کہ وہ ہماری سب جماعت کو توفیق دے۔ کہ وہ ان مراتب کے حصول کے لئے کوشش کریں۔ اور پھر ہر ایک کو ان چاروں مراتب میں سے کوئی نہ کوئی درجہ ضرور دے ٭

ذِکرُ الحَبیب

ایک روز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ وال
میں مہمانوں کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے منجملہ ان
نور الدین صاحب خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اور مولوی مح
مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہم بھی دس بارہ
شامل تھے۔ چونکہ میں اپنے گھر سے کھانا کھا کر آیا تھ
پلانے کے لئے کھڑا ہو گیا۔ اور میں ہمیشہ اسی دھن میں
حضرت اقدس علیہ السلام باہر تشریف لائیں۔ یا کسی م
کوئی اور موقعہ ملاقات کا میسر ہو۔ تو علاوہ آپ کی ملا
واسرار یا کلمات طیبات سننے میں آئیں۔ تاکہ ایمانی
بیعت کے بارہ میں گفتگو شروع ہوئی۔

بیعت کا مقصد

حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا۔ ایک حا
ایمانی ہوتی ہے۔ اور دوسری حالت اس سے بڑھ ک
بیعت اسی لئے ہوتی ہے۔ کہ ایمانی حالت سے تر
حالت کو پا لے۔ اور بیعت کا یہی مقصد ہے۔

سبع مثانی

اتنے میں مولوی برہان الدین صاحب جہلمی
آ گئے۔ اور کھانے میں شامل ہو گئے۔ اور سبع مثان
کسی نے کہا۔ سورۃ فاتحہ مکہ معظمہ میں اور مدینہ میں د
علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی۔ اس لئے سورۃ فاتحہ کو س
ہیں۔ کسی نے کہا ہر رکعت میں نماز کی بار بار پڑھی
سورۃ فاتحہ کا نام سبع مثانی ہوا۔ کسی نے کہا۔ ک
کے اور آیات کا نام بھی سبع مثانی ہے۔ حضرت ا
الصلوۃ والسلام نے فرمایا۔ یہ وجوہات جو مفسرین
ہیں۔ ممکن ہے۔ کہ یہ ہوں۔ لیکن دراصل الحمد
سبع مثانی ہے اور اس کا سبع مثانی ہونا یہ ہے
دوبارہ نزول ہوا ہے۔ ایک آنحضرت صلی اللہ علیہ
دوسری بار مسیح موعود (علیہ السلام) پر۔ چنانچہ ہم
ہوا۔ اور مسیح موعود (علیہ السلام) کا ثبوت اس سورۃ
ہماری تحریریں اور تفسیریں اس پر گواہ ہیں۔ توریت میں
یا سات گرج لکھی ہیں۔ اور وہ مقفل مانا گیا ہے۔
کھولا گیا۔ اس پر مولوی محمد احسن صاحب نے بہت خو
کی۔ اور اس کی تفصیلی تقریر بھی کی۔ اور کہا۔ کہ آج
دراصل سبع مثانی الحمد شریف کا ہی واسطے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے بروز کامل مسیح مو

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ تمام امت کا اس پر اتفاق ہے۔ کہ مہدی مثیل محمد ہیں۔ ظاہری صورت میں بھی۔ اور باطنی صورت میں بھی۔ اور جو علم لدنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا گیا۔ وہی مہدی کو دیا جائیگا۔ اب اس کا یہیں معترض انکار کر دیں مگر مانا یہی گیا تھا۔ بڑے تعجب کی بات ہے۔ کہ علماء مثیل محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو قائل ہیں۔ اور تسلیم کرنے کیلئے تیار ہیں لیکن مثیل مسیح کے آنے کے قائل نہیں۔ حالانکہ مثیل مصطفیٰ نے مثیل مسیح کی حقیقت کو کھول دیا۔ مسیح علیہ السلام تو خود آ جائیں۔ مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خود نہ آئیں۔ اور ان کا مثیل آئے۔ دونوں کا مثیل ہی آنا تھا۔ اس سے یہی ثابت ہوا۔ کہ مہدی اور مسیح ایک شخص کے دو نام ہیں۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ لَا مَهْدِيَّ اِلَّا عِيْسٰى

مجددین کی فہرست

ایک بار حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ تو مرزا خدا بخش صاحب نے ایک فہرست ہر صدی کے مجددوں کی اور مہدیوں کی سنائی۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا ہمیں اس فہرست کی کوئی ضرورت نہیں۔ کہ کس کس صدی پر کون کون مجدد ہوئے۔ اور نہ ہمیں یہ فہرست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ سوائے اس کے کہ آپ نے فرمایا وہ امت کیسے ہلاک ہو سکتی ہے۔ جس کے اول میں اور آخر میں مسیح ہے مجددوں کے لئے صرف یہ فرمایا۔ کہ ہر صدی کے سر پر مجدد ہوں گے پس مجمل طور سے ہم اس کو مان لیں۔ سو ہر صدی کے سر پر مجدد آئے لیکن اول و آخر کو کھول کر فرمایا

جنات کا ذکر

پھر جنوں کے بارہ میں باتیں چھڑ گئیں فرمایا۔ قرآن شریف میں جنوں کا ذکر آیا ہے مگر ان کی تفصیل ہم حوالہ بخدا کرتے ہیں ہمیں خدا نے یہ نہیں بتایا کہ وہ جن کیسے ہیں۔ آیا وہ انسانوں میں گھس جاتے ہیں۔ یا لوگوں کو دکھائی دیتے ہیں۔ یا کسی کو تکلیف اور راحت پہنچاتے ہیں۔ اب مکاشفات یا رؤیا میں کوئی دیکھ لے یہ الگ بات

تمدنِ اسلام

لام اور قیام امن کے اصُول

گزشتہ دو اقساط میں جنگ کے متعلق اسلام کے ی احکام پیش کئے گئے ہیں۔ جن سے معلوم ہو سکتا ہے۔ سلام جنگ میں بھی اعلےٰ درجہ کی بلند اخلاقی۔ شائستگی تمدن کی بہترین تعلیم دیتا ہے۔ اور اصل بات تو یہ ہے سلام بنی نوع انسان کی خونریزی اور تباہی کا سخت مخالف ۔ مسلمانوں نے جو جنگیں کیں۔ وہ سب کی سب اندفاعی یں۔ یا انسداد فتنہ کے لئے۔ وگرنہ اسلام نے قیام امن جنگ وجدال کو مٹانے کے لئے جس قدر جدوجہد کی ہے کا اندازہ ہی نہیں کیا جا سکتا۔ قیام امن کے لئے اسلام بعض ایسے سنہری اور مفید اصول دنیا کے سامنے پیش یں۔ کہ اگر ان پر پوری طرح عمل کیا جائے۔ تو دنیا سے فتنہ وفساد کا یکسر خاتمہ ہو جائے۔

اگر لڑائی ہو جائے تو

لام حکم دیتا ہے۔ کہ وان طائفتٰن من المؤمنین اقتتلوا صلحوا بینہما۔ فان بغت احدٰہما علی الاخریٰ تلوا التی تبغی حتّٰی تفیٓء الی امر اللہ فان فاءت فاصلحوا بینہما بالعدل واقسطوا ان اللہ یحب المقسطین۔ یعنی مومنوں کی دو جماعتیں اگر آپس میں لڑیں۔ تو ان کی آپس میں صلح کرا دی جائے۔ اور وجہ جنگ کو مٹا دیا جائے۔ ہر ایک کو اس کا حق دے دیا جائے۔ لیکن اس کے باوجود ایک جماعت اگر باز نہ آئے۔ اور دوسری پر حملہ آور ہو۔ تو اس قوم سے جو زیادتی کرتی ہے۔ سب قومیں مل کر جنگ کریں یہاں تک کہ وہ اس ظلم سے باز آ جائے۔ پھر ان دونوں میں عدل اور انصاف کے ساتھ صلح کرا دو۔ اللہ تعالےٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

قیام امن کا پہلا گُر

قیام امن کے لئے اس آیت کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے نہایت لطیف گُر بیان کئے ہیں۔ جن میں سے اول تو ہے۔ کہ جب دو قوموں میں باہم لڑائی کے آثار نظر آنے لگیں۔ تو اردگرد کی ہمسایہ قوموں کو بجائے اس کے کہ ایک یا دوسرے فریق کو اپنی اعانت، وامداد کا یقین دلا کر انہیں لڑائی کے لئے آمادہ کریں۔ اور ان کی حوصلہ افزائی کریں چاہئے۔ کہ ان کو مجبور کریں۔ کہ وہ غیر جانبدار اقوام کے بورڈ کے ذریعہ اپنے جھگڑے کا تصفیہ کرائیں۔ اور جنگ وجدال سے اجتناب کریں۔ اگر تو وہ اس صورت کو تسلیم کر لیں تو جھگڑا مٹ جائیگا۔ لیکن اگر ان میں سے ایک فریق نہ مانے اور لڑائی پر ہی مصر ہو۔ تو باقی سب اقوام ملکر اس کے ساتھ جنگ کریں۔ اور چونکہ یہ قریباً قریباً نا ممکن ہے۔ کہ ایک قوم متعدد اقوام کی متحدہ طاقت سے نبرد آزما ہو سکے۔ اس لئے صرف یہ دھمکی ہی خوفناک خونریزی اور ہلاکت خیز جنگ کو روک سکتی ہے۔

دوسرا گُر

دوسری بات یہ ہے۔ کہ جب اس دھمکی کے ڈر سے یا جنگ میں اپنی طاقت کا اندازہ کرنے کے بعد جنگ کرنے والی قوم صلح پر آمادگی ظاہر کرے۔ تو پھر فوراً بغیر مزید جنگ کے چاہئے۔ کہ دونوں کی صلح کرا دی جائے۔ یعنی یہ جائز نہ ہوگا۔ کہ اس وقت صلح کے لئے کوئی نئے شرائط تجویز کرنے شروع کر دیئے جائیں۔ اور اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر اپنے لئے کوئی نئے معاہدات کرنے لگ جائیں۔ بلکہ صرف اس جھگڑے کا فیصلہ کریں۔ جو وجہ فساد ہؤا۔

تیسرا گُر

تیسرے یہ کہ اس غصہ کی وجہ سے کہ جنگ کرنے والی قوم نے پہلے چونکہ ہمارا فیصلہ نہ مانا تھا۔ اور اب وہ مغلوب ہو جانے کی وجہ سے اسے تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئی ہے۔ اس کے ساتھ کسی قسم کی ناانصافی نہ کی جائے۔ بلکہ اس کی نافرمانی اور سرکشی کو نظر انداز کر کے غیر جانبدارانہ حیثیت سے ہی صلح کرائی جائے۔

جنگیں کیوں ہوتی ہیں

غور کرو۔ یہ اصول کس قدر مفید ہو سکتے ہیں۔ اور اگر ان پر عمل کیا جائے۔ تو یقیناً دنیا سے جنگ وجدال کا نام مٹ سکتا ہے۔ در اصل جنگیں اسی وجہ سے ہوتی ہیں۔ کہ جب دو قوموں میں کوئی بدمزگی پیدا ہو۔ تو دوسری قومیں یا تو بالکل الگ تھلگ بیٹھی رہتی ہیں۔ اور اگر دخل دیتی بھی ہیں۔ تو غیر جانبدارانہ اور مصالحانہ حیثیت سے نہیں۔ بلکہ ایک فریق کے ساتھ ملکر۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ جنگ طول پکڑ جاتی ہے۔ اور آہستہ آہستہ تمام دنیا اس کی لپیٹ میں آ جاتی ہے۔ لیکن اس کے برعکس اگر جیسا کہ اسلام نے بتایا ہے۔ یہ روش اختیار کی جائے۔ کہ جونہی دو قوموں میں ناراضگی کے آثار معلوم ہوں۔ انہیں فوراً دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور ایک مشترکہ بین الاقوامی بورڈ کے فیصلہ کے آگے سر تسلیم خم کرنے پر مجبور کیا جائے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ دنیا آئے دن خوفناک جنگوں کی ہلاکت خیزیوں کا شکار ہوتی رہے۔

لیگ آف نیشنز کا قیام

جنگ عظیم کے تلخ تجربہ کے بعد دنیا کی تمام متمدن اقوام اس بات کی متلاشی نظر آتی تھیں۔ کہ کوئی ایسا طریق تجویز کیا جا سکے۔ جو انہیں آئندہ جنگ کی شعلہ باریوں سے محفوظ رکھ سکے۔ اس کے لئے یورپ کے بہترین دماغوں نے ایک لمبے عرصہ کی گہری سوچ و فکر کے بعد آخر وہی تجویز پیش کی۔ جسے اسلام اور قرآن آج سے تیرہ صدیاں قبل پیش کر چکا تھا۔ چنانچہ قیام امن کے لئے لیگ آف نیشنز کے قیام نے ایک بار پھر اس بات کی تصدیق کر دی۔ کہ اسلام کی تعلیم دینے والی کوئی ایسی علیم وخبیر ہستی ہے۔ کہ جس کے علم سے کوئی چیز مخفی نہیں۔ اور جس کی طرف رجوع کر کے ہی دنیا امن و چین کا سانس لے سکتی ہے۔

اسلام کی پیشکردہ لیگ آف نیشنز کا فرض

لیگ آف نیشنز کی جو تشکیل اسلام نے پیش کی ہے۔ اس میں جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ اس امر کی صراحت موجود ہے۔ کہ جس قوم کو ملکر نیچا دکھایا جائے۔ بعد میں اس کے حصے بخرے نہ کرنے شروع کر دیئے جائیں۔ بلکہ صرف اس جھگڑے کو مٹایا جائے۔ جو حقیقتاً مابہ النزاع تھا۔ اور دوامی اصل امن قائم رکھنے کے لئے یہ ایک نہایت ضروری چیز ہے۔ کیونکہ اگر اس کی اجازت ہو۔ تو جنگ کا ایک لا متناہی سلسلہ شروع ہو جائیگا۔ اور فتح پانیوالی قومیں پھر تقسیم اموال پر ایک دوسری کا گلا کاٹنے لگ جائینگی۔ اور تھک کر ختم کرنے کے بعد بھی ان کے دلوں میں کدورتیں بھری رہیں گی۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ جنگ عظیم میں فتح پانے والی قریباً سب اقوام اگرچہ ظاہراً ایک دوسری کی دشمن نہیں۔ لیکن بعض مواقع پر ایسے ایسے افعال کا ارتکاب کرتی رہتی ہیں۔ جن سے یہ بات پوری طرح مترشح ہو جاتی ہے۔ کہ وہ درپردہ ایک دوسری سے سخت عداوت رکھ رہی ہیں۔ اور اس میں ذرا بھی شک نہیں۔ کہ اگر جمعیتہ الاقوام کی زنجیر نے ان کو باندھ نہ رکھا ہوتا۔ تو اس وقت تک مفتوح قوم کے املاک کو آپس میں بانٹ لینے کے نتیجہ میں کئی بار جنگ ہو چکی ہوتی۔

پس یہ حالت ثبوت ہے اس امر کا کہ اسلام نے قیام امن کے لئے جو اساسی اصول تجویز کئے ہیں آج دنیا کی متمدن ترین اقوام اپنی بھلائی انہی کی پیروی میں یقین کر رہی ہیں۔ یہ علیحدہ بات ہے۔ کہ وہ اسے ایک جداگانہ نام دے لیں۔ لیکن دنیا کا کوئی منصف مزاج اس امر سے انکار کی جرأت نہیں کر سکتا۔ کہ انجام کار اشد سے اشد معاندین کو بھی دنیا کی پریشانیوں اور الجھنوں سے نجات کا راستہ وہی نظر آتا ہے۔ جو اسلام پیش کر چکا ہے۔ اور پھر پھرا کر آخر سب کو اسی مقام پر آنا پڑتا ہے۔ جہاں اسلام لانا چاہتا ہے؛

نظارتوں کے اعلانات

نظارت تعلیم و تربیت کے اعلانات

(۱) بعض سکرٹریان تعلیم و تربیت کے ہمارے پاس پتے غلط درج چلے آرہے ہیں ۔ بعض سیکرٹری تبدیل بھی ہو چکے ہیں ۔ لیکن پتے تبدیل نہیں کرائے گئے جس کی وجہ سے کام میں حرج واقعہ ہوتا ہے ۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا سکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت کو مطلع کیا جاتا ہے ۔ کہ وہ اپنے نیز اپنی جماعت کے پریزیڈنٹ ۔ و امیر کے صحیح پتوں سے بہت جلد دفتر ہذا کو اطلاع دیں ۔ اور جب کبھی کوئی عہدہ دار اپنی جائے رہائش کو تبدیل کرے یا نیا سکرٹری مقرر ہو ۔ اس کی اطلاع فوراً نظارت متعلقہ کو دیدی جایا کرے ۔ تا ان کا صحیح پتہ درج رجسٹر ہوتا رہے ۔

(۲) جن جماعتوں میں رجسٹر تعلیم و تربیت بھیجے جا چکے ہیں ۔ ان میں سے بہت سی جماعتوں کی طرف سے کوئی رپورٹ موصول نہیں ہوئی ۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے ابھی تک رجسٹروں کی تکمیل شروع نہیں کی ۔ لہذا تاکید ہے ۔ کہ وہ جماعت جہاں رجسٹر تعلیم و تربیت پہنچ چکا ہے ۔ باقاعدہ کام شروع کرکے ماہواری رپورٹ بھجوا دے ۔ اور جس جگہ ابھی تک رجسٹر نہ پہنچے ہوں ۔ بہت جلد دفتر ہذا سے منگوا لیں اس رجسٹر کی قیمت ایک روپیہ ہے ۔ محصول ڈاک ۱۲ ؍ اگر کسی آنے جانے والے دوست کے ہاتھ دستی منگوالیں ۔ تو ۱۲ ؍ کی بچت ہو سکتی ہے ۔

(۳) جن جماعتوں میں ابھی تک سکرٹری تعلیم و تربیت مقرر نہ ہوئے ہوں ۔ وہ بہت جلد کوئی موزون آدمی ۔ جو با اثر بھی ہو ۔ تعلیم و تربیت کے لئے منتخب کرکے ان کے نام سے مجھے اطلاع دیں ۔

(۴) مفصلہ ذیل انجمنوں میں مندرجہ ذیل احباب سکرٹری تعلیم و تربیت مقرر ہوئے ہیں :

(۱) جماعت احمدیہ گوٹھ محمد بوٹا ضلع تھرپارکر سندھ میں صوفی غلام محمد صاحب ۔

(۲) جماعت احمدیہ بڈھا کوٹ ضلع تھرپارکر سندھ میں چوہدری غلام حیدر صاحب ۔

احباب کی آگاہی کے لئے بذریعہ اعلان نام شائع کئے جاتے ہیں ۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

زمینداروں کی اقتصادی مشکلات کا حل

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ بیش قیمت مضمون جو زمیندارہ کانفرنس لائل پور میں پڑھا گیا تھا ۔ اور جسے بعض اسلامی اخبارات نے بھی شائع کیا تھا ۔ اب ٹریکٹ کی صورت میں بھی شائع کیا گیا ہے تاکہ اس مضمون کی خاطر خواہ اشاعت ہو سکے اس وقت ضرورت ہے ۔ کہ زمینداروں تک یہ مضمون پہنچایا جائے تاکہ وہ حضور کے مشوروں پر عمل کرتے ہوئے اپنی اقتصادی حالت درست کر سکیں ۔ اس ٹریکٹ کے ۴۲ صفحات ہیں ۔ کاغذ سفید لکھائی چھپائی عمدہ ٹریکٹ سلا اور کٹا ہوا ۔ سائز بھی موزون ۔ مگر قیمت صرف دو روپیہ چار آنہ سینکڑہ رکھی گئی ہے ۔ اور ایکہزار کے خریدار سے صرف بیس روپے لئے جائیں گے ۔ یعنی دو روپیہ سینکڑہ کے حساب سے ۔ امید ہے احباب جماعت اس کی اشاعت کی طرف خاص توجہ فرمائیں گے ۔ فرمائشیں بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان کے پتہ پر بھیجئے ۔

ناظر تالیف و تصنیف قادیان

شکریہ

الفضل نمبر ۱۵ مورخہ ۴ اگست ۱۹۳۱ء میں حصول ثواب کا ایک بہترین موقعہ کے عنوان سے میں نے یہ تحریک کی تھی ۔ کہ بعض ایسے لوگ جو احمدیت سے دلچسپی رکھتے ہیں سلسلہ کے لٹریچر کا مطالعہ کرنے کے خلوص نیت سے متمنی اور نور احمدیت کی ضیا پاشی کے دلدادہ ہوتے ہیں ان کو صداقت احمدیت سے آگاہ کرنے کی غرض سے ضرورت ہے کہ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مختلف تصنیفات برائے مطالعہ بھیجی جائیں ۔ مگر صیغہ اشاعت کا بجٹ نہ ہونے کے باعث میں اس مقصد کی تکمیل سے معذور ہوں ۔ لہذا صاحب مقدرت اصحاب سے درخواست ہے ۔ کہ مالی طور پر یا کتابیں بھیج کر جس طرح بھی ممکن ہو امداد فرما کر ثواب دارین حاصل کریں ۔ اس قسم کی کئی درخواستیں میرے پاس آئی ہوئی ہیں ۔

اس کے جواب میں مکرمی شیخ غلام احمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ شیروانی کوٹ سے لکھا ہے ۔ میرے حساب میں عہ کی کتابیں بکڈپو سے خرید کر لی جاویں ۔ چنانچہ یہ کتابیں خرید کرکے اور ۲۰ قاعدے یسرنا القرآن جو پیر منظور محمد صاحب نے دیئے ۔ علاقہ بیٹ میں بھجوا دیئے گئے ہیں ان ہر دو اصحاب کا سچے دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو اصحاب کو اجر عظیم بخشے ۔ مگر ابھی ضرورت باقی ہے ۔ دوسرے احباب بھی اس کار خیر میں حصہ لیں ۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

نظارت اعلیٰ کا اعلان

حسب ذیل جماعتوں کے کارکنوں کے انتخاب کی منظوری دی جاتی ہے ۔ ناظر اعلیٰ قادیان

جماعت احمدیہ رنگپور کے کارکن

۱ ۔ پریزیڈنٹ ۔ مولوی بدیر الدین صاحب بی ۔ اے ۔ بی ایل ۔ پلیڈر ۔
۲ ۔ جنرل سیکرٹری } خواجہ شمس الدین صاحب
۳ ۔ سکرٹری مال }
۴ ۔ سکرٹری تبلیغ ۔ مولوی کھند کار ابوالحسن صاحب
۵ لائبریرین ۔ مولوی محمد طفیل احمد صاحب
۶ ۔ امام الصلوٰۃ ۔ قاضی خلیل الرحمٰن صاحب سب ڈپٹی مجسٹریٹ

جماعت احمدیہ جڑانوالہ اور ملحقات کیلئے امیر جماعت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ جڑانوالہ کیلئے جس کے ساتھ چک نمبر ۱۰۱ ۔ چک نمبر ۶۴۵ ۔ چک نمبر ۱۲۲ ۔ چک نمبر ۹۶ ۔ چک نمبر ۴۳۲ ۔ چک نمبر ۲۴۱ ۔ چک نمبر ۱۱۸ گوگیرہ برانچ چک نمبر ۱۲۷ ۔ چک نمبر ۲۳۰ اور چک نمبر ۲۷۳ بھی شامل ہیں ۔ مولوی عبد الحق صاحب کو امیر جماعت مقرر فرمایا ہے ۔

تبلیغی اطلاعات

ہفتہ زیر رپورٹ میں عیسیٰ پور چک نمبر ۸۴ میں قریشی محمد حنیف صاحب آنریری مبلغ کے گنپت رام [illegible] سے مباحثہ کی اور کمالیہ ضلع لائل پور میں اسلام کی خوبیوں پر لیکچر دینے کی اطلاع پہنچی ۔ الہ آباد میں مولوی غلام احمد صاحب مجاہد نے سیرت النبی کے جلسہ میں جو زیر صدارت ڈاکٹر شفاعت احمد خاں صاحب منعقد ہوا ۔ تقریر کی ۔ جو بہت پسند کی گئی ۔ مولوی صاحب نے چند دن الہ آباد میں ٹھہر کر تبلیغ کی ۔ میادی ناتو میں مولوی اللہ دتا صاحب اور مولوی سلیم احمد صاحب نے وفات مسیح ۔ صداقت مسیح موعود اور مسئلہ نبوت پر مناظرہ کیا ۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ ۔

مسلمانانِ کشمیر پر مظالم کی خونیں داستان

حکومت کشمیر کی مسلم رعایا غیر مسلم طبقہ کے صاحب اقتدار اور بارسوخ ہونے کے باعث حیوانوں سے بھی بدتر زندگی بسر کر رہی ہے۔ حکومت کا وہ منظور نظر طبقہ اب اپنی ذہنیت میں اس قدر ترقی کر چکا ہے۔ کہ مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دینا چاہتا ہے۔ ان حالات کو جو کشمیر کے اندر رونما ہوئے۔ اور ہو رہے ہیں۔ احاطہ تحریر میں لانا قطعاً غیر ممکن ہے۔ لیکن اس وقت تک جو کچھ معلوم ہو سکا۔ اس کی دھندلی سی تصویر گزارش کی جاتی ہے:

حکومت کشمیر کا سرکاری اعلان

سرکاری اعلان میں کشمیر کے جانگداز واقعات کی ذمہ داری مسلمانوں پر عائد کی گئی ہے۔ واضح رہے۔ کہ یہ اعلان صرف ریاستی ایگزیکٹو حکام کی اطلاعات پر مبنی ہے۔ اور یہ طبقہ وہی ہے جس کا نصب العین مسلمانوں کو کچل دینا ہے۔ یہی طبقہ اپنی کارکردگی اخبار "ملاپ" "پرتاپ" وغیرہ میں کئی ایک ذرائع سے دکھا رہا ہے۔ اعلان سرکاری اس وقت کچھ حقیقت اپنے اندر رکھتا۔ جب کہ وہ آزادانہ طور پر تحقیقات کے بعد شائع ہوتا۔ مگر ستم ظریفی ملاحظہ ہو۔ ایک تحقیقاتی کمیٹی سرکاری طور پر قائم کی گئی۔ جس میں دو مسلمان بھی مدعو کئے گئے۔ لیکن انہوں نے اپنے آپ کو بے بس پا کر جب انکار کر دیا تو حکومت نے اس کمیٹی کو انکوائری کمیشن کا نام دے کر کارروائی سرکاری طور پر جاری رکھی۔ اس انکوائری کمیشن کی رپورٹ شائع ہونے سے پہلے ہی سرکاری اعلان جاری کرنا جس میں ذمہ واری مسلمانوں پر عائد کی گئی ہے۔ سوائے اس کے کوئی مطلب نہیں رکھتا۔ کہ کمیشن کے خیالات کو اپنے حق میں بنایا جائے۔ اور انکوائری کمیشن اگرچہ سرکاری ہی ہے۔ تاہم اس کے نتائج پر قبل از وقت اثر ڈالا جائے۔ اور یہ اعلان کر کے ایک طرح انکوائری کمیشن کے اصحاب کے لئے حضور منسٹر نے اپنا عندیہ ظاہر کر دیا۔ کہ اس لائن پر کمیشن کے اصحاب بھی گامزن ہوں

تحقیقاتی کمیٹی کی حقیقت

اگرچہ اس انکوائری کمیٹی میں سر دلال صاحب چیف جسٹس بھی شریک کار ہے۔ اور سنا جاتا ہے۔ کہ وہ کچھ سوالات کر کے اصلیت پر پہنچنے کی کوشش فرماتے ہیں لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ محض سوالات جرح سے حقیقت تک پہنچنا امر محال ہے۔ مسلمانوں نے درخواست کی تھی۔ کہ اس انکوائری کمیٹی میں دو غیر ریاستی مسلمان شریک کئے جائیں۔ جن پر کسی ریاستی منسٹر وغیرہ کا دباؤ نہ ہو۔ تاکہ وہ آزادی سے شہادت پر جرح کر کے اصلیت پر پہونچ جائے۔ مسلم ملازمان جیل و دیگر گواہوں کو تکالیف دے کر سکھایا جا رہا ہے۔ کہ وہ اصلیت کو پوشیدہ رکھ کر ایگزیکٹو حکام کے مفروضہ واقعات کی تائید کریں۔ ایسے حالات کی موجودگی میں کمیشن کی رپورٹ سے پہلے سرکاری اعلان کا حضور منسٹر کی طرف سے شائع کرنا اس جلیبحانی سکیم کی ایک کڑی ہے۔ جس کو ڈاکٹر مونجے اور مدن موہن مالویہ نے تیار کیا ہے۔ اور جس کی چند کڑیوں میں سے ایک کڑی سر راجہ ہری کشن کول صاحب کشمیری پنڈت کی شکل میں رونما ہوئی ہے۔ یہ وہی ہری کشن کول ہیں۔ جو بقول اخبار عام پنجاب کے پنڈتوں کے ارشاد پر ریاست کے پنڈتوں کی امداد کے طور پر تشریف لے جانے والے تھے۔ لیکن واہ رے قسمت اگر پنڈت صاحب موصوف ہندوؤں کی طرف سے تشریف لاتے تو صرف ہندوؤں کے بیان کردہ واقعات قلمبند کرتے۔ مگر اب تو انہیں ریاست میں سب سے بڑا با اختیار بنا دیا گیا ہے۔

واقعہ ہائلہ کی چشم دید شہادت

واقعہ جیل کی چشم دید شہادت جو ہم کو مولوی عبد اللہ صاحب و پیر قمر الدین صاحب وکلاء و دیگر اصحاب کے بیان سے معلوم ہوئی ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ ہر دو صاحبان ملزم عبد القدیر صاحب کی طرف سے پیروکار تھے۔ اس کے علاوہ مسٹر غلام محمد صاحب بی اے ایل ایل بی موجود تھے۔ ۱۳ر جولائی ۱۹۳۱ء کو مسلمانوں کی ایک جماعت جیل کے باہر عبد القدیر صاحب کا مقدمہ سننے کے لئے جمع ہوئی۔ جس کا ہرگز یہ مقصد نہ تھا۔ کہ وہ کسی قیدی کو چھڑائے۔ مقدمہ عبد القدیر کے ساتھ مسلمانوں کو یہ تعلق تھا۔ کہ عبد القدیر توہین قرآن کریم کے سلسلہ میں تقریر کرنے پر گرفتار کیا گیا تھا۔ اور مسلمان اس مقدمہ کو مذہبی مقدمہ سمجھتے ہیں۔ اس لئے مقدمہ کی کارروائی سننے کے لئے آنا۔ مسلمانوں کا فطرتی تقاضا تھا۔ مسلمان ہرگز جیل کے دروازہ کی طرف نہیں دوڑے اور نہ گارد پر حملہ کیا۔ اور نہ ہی پھاٹک سے داخل ہو کر اندرونی دروازہ پر پہونچنے کی کوشش کی۔ بلکہ بیرونی پھاٹک کھلا تھا۔ لوگ بیرونی پھاٹک سے داخل ہو کر بیرونی صحن میں بلا روک ٹوک آتے جاتے تھے۔ صاحب سشن جج کے آنے پر دو تین سو اشخاص ان کے ساتھ بیرونی صحن میں داخل ہو گئے۔ سشن جج نے وکلاء ملزم سے کہا کہ لوگوں کو ہدایت کریں۔ کہ باتیں کر کے شور نہ ڈالیں۔ وکلاء ملزم نے مسلمانوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ آپ چلے جائیں۔ اسلام کا حکم ہے۔ کہ امن سے رہو۔ اس پر لوگ اس صحن سے جس میں جمع تھے باہر چلے گئے۔ جیل کے متصل ایک باغ میں ایک اور جماعت مسلمانوں کی مقدمہ سننے کے لئے جمع تھی۔ ایک مسلمان پولیس افسر نے وکلاء ملزم سے کہا۔ کہ اس جماعت کو بھی ہدایت کی جائے۔ کہ وہ بھی چلی جائے۔ اور صحن میں نہ آئے

چنانچہ وکیل نے معہ ایک پولیس کے آدمی کے انہیں کہا۔ کہ آپ چلے جائیں۔ اور کوئی آدمی صحن میں نہ آسکے۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم نماز ظہر پڑھ کر چلے جاتے ہیں۔ لوگ نماز کی تیاری میں مصروف ہو گئے۔ وکلاء ملزم اور سپاہی واپس صحن جیل میں آگئے۔ گورنر کشمیر معہ پولیس موجود تھے۔ انہوں نے پولیس کو مجمع والوں کو گرفتار کرنے کیلئے کہا۔ پولیس والے ہتھکڑیاں لے کر دوڑے اور باغ والے لوگوں کو گرفتار کرنا شروع کیا۔ جو نماز کے لئے تیاری کر رہے تھے۔ چند اشخاص کو گرفتار کر کے جیل میں ڈالدیا۔ اس تشدد کو دیکھ کر مجمع میں شور پیدا ہوا۔ اور فوراً گولی چلا دی گئی۔ اگر محض مجمع کو منتشر کرنا مقصود ہوتا۔ تو اس کے لئے زیادہ سے زیادہ لاٹھی چارج کافی تھا۔ مگر ایسا نہ کیا گیا بلکہ گولی چلائی گئی جس سے بے بس اور نہتے مسلمان اس طرح گرے جس طرح درخت سے پتے گرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی پتھر بھی آتے رہے۔ غرضیکہ اس گولی چلنے سے کچھ اصحاب قتل ہوئے۔ اور بہت سے زخمی ہوئے۔ مجمع نے بھاگنا شروع کیا تو پولیس والوں نے کہا کہ پولیس لائن کو آگ لگ گئی مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ کوئی جگہ نہیں جلی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پولیس والوں نے خود ہی آگ لگائی۔ اور خود ہی بجھائی۔ حالانکہ یہ صاف ہے کہ اگر کوئی آگ لگاتا۔ تو وہ موقعہ پر گرفتار ہوتا۔ کیونکہ پولیس مسلح ہو کر موقعہ پر حاضر تھی۔ کسی قیدی نے مسلح پولیس سے بندوق چھیننے کی کوشش نہیں کی۔ نہ کسی مسلمان نے کسی سپاہی سے تعرض کیا۔ مجمع کو تنبیہ نہیں کیگئی۔ کہ تم منتشر ہو جاؤ۔ نہ مجمع خلاف قانون تھا۔ اور نہ لوگوں نے حملہ کیا۔ ٹیلیفون اور تار کے کاٹنے کا واقعہ سراسر غلط ہے جب پہلے بندوقیں چلیں۔ تو جواباً لوگوں نے کچھ پتھر مارے۔ گولی آناً فاناً چلائی گئی۔ لوگ وچار ناگ (قصبہ کا نام ہے) کی طرف نہیں گئے۔ اور نہ ہی ان لوگوں نے شہر کا رخ کیا۔ بلکہ اس قتل عام سے بچنے کیلئے ہندوؤں نے شور ڈال دیا۔ اور لوٹ مار کی داستانیں بنائی گئیں۔ اسکا ثبوت یہ ہے۔ کہ جس جگہ بھی شہر میں لوٹ مار کی داستان بنائی گئی ہے۔ وہاں ہندوؤں کی آبادی زیادہ ہے۔ اور جس جگہ شہری پنڈتوں کی آبادی کم ہے۔ وہاں کوئی شکایت لوٹ مار کی نہیں ہوئی۔ اس کے علاوہ دوسرا ثبوت یہ ہے۔ کہ جس جگہ شہر میں لوٹ مار کی کہانی بیان کیگئی ہے۔ [illegible] بیس پچیس دن کے بعد تلاشی لینے پر ہندوؤں کی دوکانوں کا مال ان کے گھروں سے نکل رہا ہے:

فوجیوں کے مظالم

ملٹری معہ سواروں کے شہر میں روانہ کیگئی۔ ملٹری کے سپاہیوں

اور سواروں سے ہتھیار دے کر انہیں چھاؤنی میں ہی رکھا گیا۔ اور خاص طور پر ہندو ملٹری شہر میں متعین کیگئی۔ (یہ وہی فوج تھی۔ جس کو صرف ایک ہفتہ پہلے ہندوؤں نے یہ کہکر کہ مسلمان گائے ذبح کرنیوالے ہیں مشتعل کیا ہوا تھا۔ اور وہ پہلے ہی سے مسلمانوں کے خون کے پیاسے تھے غرضکہ فوج نے شہر میں داخل ہو کر وہ تباہی مچائی۔ کہ ہلاکو خان کے مظالم کی یاد از سر نو تازہ ہو گئی۔ ایک نو سالہ لڑکی کی ناک کاٹ دی گئی۔ اور اس کو دریا میں ڈبو دیا گیا۔ اس سلسلہ میں ایک معزز غیر مسلم خاتون کا بیان ملاحظہ ہو جو یہ ہے۔

"مورخہ ۱۵ر جولائی ۱۹۳۱ء دس بجے کے قریب محلہ تاشوان کی طرف سے میں نے عورتوں کے رونے کی آواز سنی۔ ایک آدمی جو پل کے اوپر سے جا رہا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا۔ کہ شور کیسا ہے۔ اس نے جواب دیا۔ ایک آدمی اپنی موت سے مرا ہے۔ عورتیں اس کا ماتم کر رہی ہیں۔ اس کے دو منٹ بعد میں نے گولی چلنے کی آواز محلہ تاشوان کی طرف سے سنی۔ اتنے ہی میں اسی طرف سے ملٹری والوں کو آتے دیکھا۔ اور میں بھی اسی وقت اپنے گھر سے باہر نکلی۔ میرا لڑکا میرے ساتھ تھا۔ میں نے ایک اور لڑکے کو جو پل پر کھڑا تھا۔ دیکھا۔ جب ملٹری پل سے گزری۔ تو ایک سپاہی نے اس لڑکے کا تعاقب کیا۔ اور گولی چلائی۔ اور وہ لڑکھڑا کر قصائی اور نانبائی کی دوکان کے درمیان گر گیا۔ میرا لڑکا جو میرے ساتھ تھا۔ اس کی مدد کے لئے دوڑا۔ اس پر بھی ایک گولی دوسرے سپاہی نے چلائی۔ لیکن گولی کا نشانہ خطا گیا۔ اور میرا لڑکا بچ گیا۔ اتنے میں ایک ہانجی جو سامنے آ رہا تھا۔ اس پر بھی ایک گولی چلائی۔ اور وہ بھی گر گیا۔ ایک تیسرا شخص جو کہیں جا رہا تھا۔ اس پر بھی گولی چلائی گئی جس وقت وہ دم توڑ رہا تھا۔ اس پر دو اور فائر کئے گئے۔ یہ سارا واقعہ دو تین منٹ میں ہوا۔ میں نے انہیں کہا۔ تم لوگوں کو کس نے اس طرح گولیاں چلانے کی اجازت دی ہے۔ مجھے لکھت دکھاؤ۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ ہم کو اجازت ہے۔ اور چلے گئے۔

ایک شخص جو کہ نواکدل کی طرف سے بائیسکل پر آ رہا تھا۔ مجھے گھبرایا ہوا دیکھ کر مجھ سے دریافت کرنے لگا۔ کہ کیا معاملہ ہے۔ میں نے صرف اتنا کہا۔ کہ جا کر ملٹری آفیسر کو ٹیلیفون دو۔ اور کہہ دو۔ کہ اس محلہ میں بلا وجہ گولی چلائی جا رہی ہے۔ اور ہم لوگ خطرہ میں ہیں۔ وہ چلا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد آفیسر آ گئے۔ اور مجھ سے دریافت کیا۔ تو میں نے اصلی واقعات سنا دیئے۔

مظالم کا سلسلہ

الغرض مسلمانوں کو قتل کرنے کے علاوہ لوٹا گیا۔ اور کثیر التعداد کو جیل خانہ میں بھیجدیا۔ عورتوں کی بے حرمتی فوجیوں اور پنڈتوں نے مل کر کی۔ مسلمانوں کے گھروں کی تلاشیاں لی گئیں۔ ابھی سلسلہ جاری ہے۔ اور بغیر کسی مدعی کے صرف ایک ہندو کے کہنے پر تمام محلہ کی تلاشی لی جاتی ہے

ہندوؤں کی منظم سازش

سپاہیوں کی پنڈتوں نے خوب خاطر و مدارات کی۔ اور بہت عمدہ کھانے کھلائے۔ پنڈتوں کے اس منصوبے کی (جو انہوں نے مسلمانوں کے مٹانے کے لئے باندھ رکھا ہے) دلیل یہ ہے۔ کہ جموں میں پہلے مسلمانوں پر بم پھینکا گیا۔ اور سری نگر کے شفا خانہ سے ایک پنڈت کے ذریعہ جو وہاں کا ملازم ہے۔ پکرک ایسڈ کی ایک کثیر مقدار چرائی۔ قتل و غارت کے علاوہ اندھا دھند گرفتاریاں کر کے کثیر جماعت پر تشدد کیا گیا۔ اور پانی بند کر کے پیاسا رکھا گیا۔ صدہا مسلمانوں کو گھروں سے نکال کر جیل میں ڈالا گیا حبس ہی میں رکھا گیا۔ اور ان کے ساتھ وہ سلوک کیا گیا۔ کہ خدا کی پناہ۔ اب (۴ر اگست) تک دریا سے نعشیں مل رہی ہیں۔ صدہا ایسی مثالیں ہیں جن سے یہ ایک منظم سازش ثابت ہے

مولوی نور الدین قاری جو ایک بہت ہر دلعزیز مسلم ٹیچر ہیں۔ سکول سے نکلتے ہی پکڑ لئے گئے۔ اور ان کو ایک کوچہ کی طرف لے گئے۔ اور خوب مارا۔ اور آخر چند یوم حوالات میں رکھا۔

محلہ نوا بازار۔ بہری کدل۔ مہاراج گنج۔ ڈوم کدل۔ ڈچارناگ وغیرہ وغیرہ مقامات پر ہندوؤں نے مسلمانوں کو قتل کیا۔ لیکن حکومت نے آج تک کوئی تفتیشی کارروائی نہیں کی۔ اور نہ ہی ہندوؤں کو پکڑا ہے۔

مسلمان افسروں کی حالت

مسلمانوں نے جب اصرار کیا۔ کہ شہر میں تحقیقات کی جائے۔ تو ایک ہندو اور ایک مسلمان افسر مقرر کیا گیا۔ لیکن مسلمان افسر بھی حکومت کے اعلےٰ ارکان کی خوشنودی کی خاطر مسلمانوں کے خلاف کارروائی کرتے ہیں۔ کیونکہ انہیں ملازمت سے علیحدگی کا خوف ہے۔ چنانچہ کچھ ملازم مسلمان اور کچھ معلم معطل کئے گئے ہیں۔

غرضیکہ مسلمان نہایت بے کس و بے بس ہیں۔ نہ قانونی امداد مہیا ہے۔ مسلمانان ہند اور خصوصاً مسلمانان پنجاب کی ہر طرح کی امداد کے مستحق ہیں۔ (نامہ نگار)

جموں میں مسلمانوں پر گولی چلادیگئی

ایک قتل اور متعدد زخمی ہو گئے۔ مساجد پر فوج نے قبضہ کر لیا

سیالکوٹ۔ ۱۴ر اگست۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جموں میں مسلمانوں کے جلوس پر ڈوگرا پولیس اور فوج نے کئی بار حملے کئے۔ مساجد پر فوج نے قبضہ کر لیا۔ آخر جلوس پر گولی چلادی گئی جس سے متعدد اشخاص جن میں بچے بھی شامل ہیں۔ زخمی ہوئے۔ اور ایک قتل ہو گیا۔

معلوم ہوتا ہے۔ سرینگر کے بعد جموں میں بھی حکومت کشمیر انتہائی تشدد پر اتر آئی ہے۔ اگرچہ یہ نہایت افسوسناک اور رنج افزا صورت حالات ہے۔ لیکن ظلم کی ناؤ جتنی جلدی بھر جائے۔ اتنا ہی بہتر ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے مظلوم بندوں کی آہیں ضرور سنیگا۔ اور ظالموں کو یقیناً کیفر کردار تک پہنچائیگا۔ مگر اس کے لئے صبر اور استقلال شرط ہے۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان میں ہندوؤں کی فتنہ انگیزی

ہندو مسلم فساد کی تفصیلات

ڈیرہ اسمٰعیل خان کے فساد کے متعلق عطاء اللہ خان صاحب حسب ذیل اطلاع دیتے ہیں۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان ۱۴ر اگست۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان میں ناگہانی طور پر بغیر کسی سابقہ تیاری یا وہم و گمان کے ہندو مسلم فساد ہو گیا جو ایک ہندو دوکاندار اور مسلمان خریدار کی باہم تکرار کا نتیجہ تھا۔ ہندو دوکاندار نے خریدار کو گالیاں دینے کے علاوہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بدزبانی کی۔ اور بہت سے ہندوؤں نے مسلم خریدار پر لاٹھیوں سے حملہ کر دیا جس سے وہ غریب لہولہان اور بے ہوش ہو کر زمین پر گر گیا۔ اس پر چند ایک رہگذر وہاں جمع ہو گئے۔ اور انہوں نے مطالبہ کیا۔ کہ مجرمین کو حوالہ پولیس کیا جائے۔ ہندو وہاں سینکڑوں کی تعداد میں جمع ہو گئے۔ اور تہدید آمیز رویہ اختیار کر لیا پولیس فوراً موقعہ پر پہنچ گئی۔ مگر پھر بھی ہندوؤں نے مجرمین کو حوالہ کرنے سے انکار کر دیا۔ ڈپٹی کمشنر۔ اسسٹنٹ کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس پندرہ منٹ کے اندر اندر پہنچ گئے۔ اسوقت تک ایک بہت بڑا ہجوم جمع ہو گیا۔ مذکورہ بالا افسران نے اپنے آپکو خطرہ میں ڈالکر ہجوم کو منتشر کرنیکی امکان بھر کوشش کی۔ جس سے کچھ لوگ منتشر ہو گئے ایک دوکان میں آتشزدگی ہو گئی۔ جو دوسری دوکانوں میں پھیلتی چلی گئی اور خفیف سی ہوا اور پانی کی کمیابی نے اس کے پھیلنے میں مدد دی۔ اس پر سخت خوف و ہراس طاری ہو گیا۔ پولیس آگ بجھانے والا انجن لے کر پہنچی۔ مگر اسوقت تک آگ قابو سے باہر ہو چکی تھی۔ جب پولیس آگ بجھانے میں مصروف تھی۔ قریب کے دیہاتی شہر میں گھس آئے۔ اور بعض نیم سوختہ اشیاء اٹھا کر لیگئے۔ یہ بات اچھی طرح نوٹ کر لینی چاہیئے۔ کہ کوئی ہندو گھر نہیں لوٹا گیا۔ جو ہندو مسلمانوں کے محلوں میں یا مسلمانوں کے قریب میں رہتے تھے۔ ان کی انہوں نے پوری پوری حفاظت کی جو مشتعل ہندوؤں نے آتشین اسلحہ اور سکھوں نے کرپانوں کا استعمال کیا۔ اس وقت تک تین مسلمان اور تین ہندو مر چکے ہیں

صابون بنانا سیکھ لو

چھ روپے من کا ہم وہ صابون آپ کو سکھائینگے۔ جو سولہ روپے من آپ بآسانی فروخت کرکے دس روپے منافع کھلا حاصل کرلینگے۔ بعض لوگوں کی بیسیوں من صابون کی روزانہ فروخت ہے۔ جنہوں نے تھوڑا عرصہ قبل چند بیسیوں سے ابتداء کی تھی۔ صرف دس سیر صابون روزانہ بیچ لینا اڑھائی روپے کی کمائی ہے جس کے سامنے پچاس روپے کی ملازمت بالکل ہیچ ہے۔

ہمتِ مرداں مددِ خدا

دس سیر چیز ہی کیا ہے۔ معمولی قصبہ میں ایک دو من مال جوان آدمی روزانہ کھپا سکتا ہے۔ اس لئے بے روزگار بھائیوں کو ہمارا ہمدردانہ مشورہ ہے۔ کہ ہم سے نہایت اعلیٰ اور کارآمد پُرمنافع بالکل بے نقص اور سہل اور سستے صابون بنانا سیکھ لیں۔ اس سے بفضلہ تعالےٰ سب پریشانیاں جاتی رہینگی۔

گذشتہ آٹھ سال میں سیکھنے والے معزز احباب سلسلہ کی زبردست سندات ہمارے پاس محفوظ ہیں جن کو شائع کرانے کی گنجائش نہیں۔ اعتبار نہ آوے۔ تو نقول منگوا کر تسلی کرلیں یہ ہمارا دعویٰ ہے کہ انشاءاللہ یہ خاص نسخے آپ کو بڑا روپیہ خرچ کرنے سے بھی دستیاب ہونے مشکل ہیں۔ مگر ہمت باندھ کر صبر و استقلال سے پانچ روپیہ کے معمولی سرمایہ سے آپ بسم اللہ کرکے شروع کردیں۔ نتیجہ آپ کو پہلے ہی ماہ خوش کردیگا۔ ہمت آپ کا کام ہے۔ فضل منجانب اللہ ہے۔ اور صابون انگریزی۔ دیسی کے عجائب معرکہ کے عمدہ و نایاب کل نسخہ جات سکھا دینا ہمارا ذمہ۔ دعویٰ خلاف تحریر ثابت ہوا۔ تو واپسی فیس کا وعدہ سچا۔ نسخہ جات چاہیئے فیس میں بذریعہ وی پی بھیجے جائینگے: **منیجر کوہ نور سوپ ٹریننگ سکول لال کرتی میرٹھ**

بے روزگاری سے نجات

اگر آپ کم سرمایہ سے معقول منافع چاہتے ہیں۔ تو ہم سے چین۔ جاپان۔ فرانس۔ یورپ۔ امریکہ۔ اور ہندوستانی ملوں کے تازہ چالان کے بالکل نئے اور دلکش نہایت ہی دلفریب ڈیزائن کے پارچہ جات سالم تھان اور کٹ پیس منگوا کر تجارت کریں۔

سیل کی گانٹھ پچاس روپے میں بھیجی جاتی ہے۔ اس سے یکصد روپے کے کپڑے تیار ہوسکتے ہیں تجارت پیشہ لوگ دوصد یا زائد روپے کی گانٹھیں تھوک نرخ پر طلب کرکے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ بڑے بیوپاری ولایتی سربند گانٹھیں ساڑھے چار صد سے ۸ سو روپے یا زائد کے رعایتی نرخ پر طلب کریں۔ جو کسی کمپنی سے ایسا مال اسی نرخ پر نہیں ملیگا۔ مال گاڑی کا پورا کرایہ پارچہ جات یا کوٹوں کا بذمہ کمپنی ہوگا۔ برساتی کوٹ نئے عمدہ درجہ دوم ساڑھے سات روپے فی عدد اور درجہ اول ۹ روپے ۱۲ر فی عدد کے حساب سے طلب کریں:

پرانے کوٹوں کا موسم آرہا ہے۔ ابھی سے آرڈر بھیجیں۔ تاکہ وقت پر مال گاڑی سے مال آسانی سے پہنچ جائے۔ جملہ گانٹھیں امریکہ کی سربند ہونگی۔ مال نہایت عمدہ نئے کے برابر ہوگا

جملہ آرڈروں کے ہمراہ پچیس فیصدی کے حساب سے رقم پیشگی آنی لازمی ہے۔ بوٹوں اور سلیپروں کے خریدار بھی خط و کتابت سے طے کریں۔

معقول تنخواہ اور کمیشن پر دیانتدار ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ جو تھوڑا بہت سرمایہ رکھتے ہوں۔ نیک نیتی سے روزگار کرنے والے فوراً معاملہ طے کریں۔

دی اینگلو امریکن ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ برانچ آفس بمبئی نمبر ۸

حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کا خاندان تو موتی سرمہ ہی پسند کرتا ہے

ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ خارش چشم۔ پھولا۔ جالا۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندا۔ ابتدائی موتیا بند۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھیں گے۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائینگے۔ حضرت حکیم الامتہ نورالدین رضؓ کے صاحبزادگان تحریر فرماتے ہیں۔ کہ

"پچھلے دنوں عزیز عبدالباسط کو آشوب چشم اور ککروں کی تکلیف تھی۔ اس سے قبل اور بھی کئی ایک ادویہ استعمال کی گئیں۔ کوئی فائدہ نہ ہوا۔ مگر آپ کا موتی سرمہ بہت مفید اور کامیاب رہا۔ درحقیقت یہ بہت ہی قابل قدر چیز ہے" اس سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ حضرت حکیم الامتہ کا اصل نسخہ کس کے پاس ہے۔ اور پھر کون اسے زیادہ احتیاط سے تیار کرتا ہے۔ اور آپ کا خاندان مبارک کس سرمہ کو پسند فرماتا ہے۔ لہذا آپ کو بھی یہی بہترین مفید اور مقبول عام موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے۔ محصولڈاک علاوہ۔

امراضِ معدہ کا موسم

آجکل امراض معدہ و پیٹ کا موسم ہے۔ اور ان میں سب سے خوفناک ہیضہ ہے۔ لہذا ہماری ساختہ مشہور اور مقبول عام دوا "**اکسیر معدہ**" ہیضہ۔ بدہضمی۔ کمی بھوک۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ باؤ گولہ۔ پیٹ کا گڑگڑانا۔ کھٹی ڈکاریں۔ قے۔ جی کا متلانا۔ جگر و تلی کا بڑھ جانا۔ قبض و اسہال۔ ریاح کے لئے تیر بہدف اور بہترین حفظ ماتقدم و کامیاب علاج ہے۔ ایڈیٹر صاحب فاروق اور مولانا نیر صاحب نے بعد از استعمال بہت پسند فرمایا۔ قیمت فی شیشی دو روپے جو مدت کے لئے کافی ہے۔ محصولڈاک علاوہ۔

اکسیر البدن کے استعمال سے زمانہ شباب یاد آگیا

جناب سید حبیب الرحمٰن صاحب احمدی عرف شاہ ابراہیم صاحب قادری جاگیردار ضلع نانڈیڑ (دکن) تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں نے آپ کی مرسلہ اکسیر البدن کو استعمال کیا۔ حقیقتاً بہترین چیز ہے۔ اگرچہ میری عمر ۴۲ سال ہے۔ مگر اکسیر البدن کے استعمال سے زمانۂ شباب یاد آگیا۔ میں نے اپنے دیگر اصحاب کے لئے بھی منگوائی۔ وہ بھی بہت مداح ہیں"

یقیناً اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی بہترین مقوی دوا ہے۔ جو جملہ دماغی اور جسمانی۔ اعصابی کمزوریوں کو دور کرنے کمزور کو زور آور اور زور آور کو شہزور بنانے میں لاثانی ہے۔ اگر آپ کو اپنی صحت کی کچھ بھی فکر ہے۔ تو فی الفور اس کا استعمال شروع کردینا چاہیئے۔

موسم برسات میں ملیریا کی عام شکایت شروع ہوجاتی ہے۔ یہ دوا بہترین مقوی ہونے کے علاوہ ظالم ملیریا جو انسانی صحت کا ستیاناس کردیتا ہے۔ کو روکنے اور اس سے پیدا شدہ کمزوری و عوارض کو دور کرنے کے لئے بھی تیر بہدف ہے۔ چنانچہ **شیخ فخرالدین صاحب زمیندار** کورائی سے لکھتے ہیں۔ کہ اکسیر البدن ملیریا میں بہت مفید ثابت ہوئی۔ سب کمزوری جاتی رہی۔ ایک شیشی اور بھیجئے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک پانچ روپے۔ محصولڈاک علاوہ۔

ملنے کا پتہ

منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

—— گاندھی جی نے گورنر بمبئی کے مکتوب سے مایوس ہو کر وائسرائے کو جو تار ارسال کیا تھا۔ اس کا جواب بھی پہنچ چکا ہے۔ جو نفی میں ہے۔ اس پر غور کر کے مجلس عاملہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ کانگرس گول میز کانفرنس میں شرکت نہیں کریگی۔ اس لئے گاندھی جی لندن نہیں جائیں گے۔

—— ۱۴ اگست کو وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کا اہم اجلاس ہوا۔ باخبر حلقوں میں افواہ ہے کہ گورنر بمبئی اور گورنر جنرل معاہدہ دہلی کی خلاف ورزی کے اہم اور سنگین واقعات کی تحقیقات کرانے پر راغب نظر آتے ہیں۔ اسی سلسلہ میں گاندھی جی کو شملہ سے تار بھی موصول ہوئے ہیں۔

—— مسٹر شاستری نے گورنمنٹ کو مشورہ دیا ہے۔ کہ کانگرسی لیڈروں سے دوبارہ صلح کی گفتگو کی جائے۔

—— گاندھی جی نے وائسرائے کو لکھا ہے کہ کانگرس سمجھوتہ کی شرائط پر عمل کریگی۔ اور اس سے دریافت کیا ہے۔ کہ اس بارے میں گورنمنٹ کا کیا ارادہ ہے۔

—— ڈیرہ اسماعیل خاں میں ہندوؤں کی مسلم آزار ذہنیت کے طفیل جو خوفناک فساد ہوا۔ اس کی تفصیل کسی دوسری جگہ درج ہے۔ وہاں کرفیو آرڈر جاری کر دیا گیا اور اب امن ہے۔

—— مسٹر ایم۔ این رائے سمجھ کر بمبئی میں جس شخص کو گرفتار کیا گیا تھا۔ اس کے متعلق یقین نہ تھا۔ کہ وہ واقعی وہی ہے۔ اب اس نے خود اعتراف کر لیا ہے۔ کہ میں ہی ایم این رائے ہوں۔

—— سری نگر میں یہ افواہ مشہور ہے۔ کہ ٹھاکر کرتار سنگھ وہاں کے گورنر مقرر ہونے والے ہیں۔ اور بھی بعض اہم تبدیلیاں متوقع ہیں۔

—— پچھلے دنوں لکھنؤ میں ایک اہیر نے بہت بڑا ثواب سمجھ کر اپنے دوست کو مندر میں جا کر مہادیو کے سامنے قتل کر دیا تھا۔ تا وہ ابدی زندگی حاصل کر سکے۔ سشن جج نے اس مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے لکھا ہے۔ مقتول کا قتل اس کی رضامندی سے اور ایک گمراہ کن مذہبی عقیدہ کی وجہ سے ہوا ہے۔ اس لئے قاتل کو موت کی بجائے سات سال قید کی سزا دی جاتی ہے۔

—— ہندوستانی ایوان تجارت و صنعت و حرفت نے گول میز کانفرنس میں بھیجنے کے لئے تین نمائندے منتخب کئے تھے۔ لیکن حکومت نے صرف ایک کو نامزد کیا ہے۔ اس لئے ایوان نے کانفرنس کے مقاطعہ کا فیصلہ کر دیا ہے۔ اور نامزد نمائندہ نے اپنی روانگی ملتوی کر دی ہے۔

—— ۱۴ اگست کی شام کو سر سپرو اور مسٹر جیکر نے گاندھی جی سے ملاقات کی۔ اور اس کے بعد وائسرائے کو تار ارسال کیا معلوم ہوا ہے انہوں نے جس طرح یرودا جیل میں صلح کرانے کی کوشش کی تھی۔ اسی طرح پھر کر رہے ہیں۔

—— ماسکو کا سب سے بڑا گرجا جس کی تعمیر ۴۵ سال میں ہوئی تھی۔ منہدم کر دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس کی جگہ سوویٹ یونین کا محل تیار کیا جائے گا۔

—— کشمیر کے وزیر اعظم سر ہری کشن کول ماڈل ٹاؤن سوسائٹی لاہور کے بھی صدر ہیں۔ اور آپ ہی کے حسن تدبر کا نتیجہ ہے۔ کہ کمیٹی کی مالی حالت بہت خراب ہے۔ اور عام بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ سنا ہے اگر مناسب طور پر توجہ نہ کی گئی۔ تو کمیٹی دیوالیہ ہو جائے گی۔

—— پریذیڈنٹ امریکہ مسٹر ہوور کی تحریک التوائے قرضہ پر غور کرنے کے لئے بلجیم۔ فرانس۔ اٹلی۔ جرمنی اور جاپان کے ماہرین کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ جس نے متفقہ طور پر اس تجویز کو پاس کر دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ آسٹریا۔ کینیڈا۔ یوگوسلاویہ۔ نیوزی لینڈ۔ پرتگال۔ رومانیہ جنوبی افریقہ اور ہندوستان بھی اس سے متفق ہیں۔

—— لندن کی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ لیبر گورنمنٹ کو آئندہ سال کے بجٹ کے سلسلہ میں سخت مشکلات درپیش ہیں۔ نقصان کا اندازہ بارہ کروڑ پونڈ ہے۔ شدید تخفیف کے مسئلے پر غور ہو رہا ہے۔ نیز محصولات میں ۲۵ فیصدی اضافہ کی بھی تجویز ہے۔

—— روئی کی قیمت میں بقدر ½ پنس فی پونڈ کمی ہو جانے کی وجہ سے لنکاشائر کے کارخانوں کو شدید نقصان پہنچا ہے جس کا اندازہ پندرہ لاکھ پونڈ کیا جاتا ہے۔

—— سر شفیع ۱۵ اگست کو لندن جانیوالے تھے۔ مگر ان کا پاسپورٹ گم ہو گیا۔ اور اس قدر جلد دوسرا حاصل کرنا ناممکن تھا۔ اس پر گورنمنٹ ہند نے انہیں بغیر پاسپورٹ سفر کرنے کی اجازت دے دی ہے۔

—— فسادات کانپور کے دوران میں مقامی پولیس کی اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی سے کوتاہی کی تحقیقات کرنے کے لئے حکومت نے ایک کمیٹی مقرر کی تھی۔ پولیس پر تیس الزامات تھے۔ مگر تحقیقاتی کمیٹی نے سب کو غلط قرار دیدیا ہے۔

—— اندور سے ایک مشہور انقلاب پسند مفرور شام بہاری لال کو گرفتار کیا گیا ہے۔ پولیس نے ناگہانی طور پر اسے جالیا۔ جب کہ وہ ایک مکان میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے پاس سے ایک ریوالور اور بعض اہم کاغذات دستیاب ہوئے۔

—— یوم کشمیر کے سلسلہ میں لاہور میں جو جلوس نکلا۔ اس میں تماشائیوں کے علاوہ قریباً ایک لاکھ مسلمان شریک ہوئے۔ اور بیس کے قریب کوریں باقاعدہ وردیوں میں شامل ہوئیں۔

—— ناظرین کو یاد ہوگا۔ بھگت سنگھ وغیرہ کی پھانسی کے بعد منیجر بندے ماترم پریس کو ایک اشتہار "خون کا بدلہ خون" شائع کرنے کے جرم میں گرفتار کیا گیا تھا۔ ۱۳ اگست کو اس کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ عدالت نے اسے تین سال قید با مشقت اور دو سو روپیہ جرمانہ یا چار ماہ مزید قید کا حکم دیا۔

—— ہوانا کی اطلاع ہے کہ کیوبا کے اندرونی علاقہ میں حکومت کی افواج اور باغیوں کے درمیان شدید جنگ ہوئی۔ باغیوں کی ایک فوج نے ایک شہر پر حملہ کر دیا۔ اور پسپا ہونے سے بیشتر فیڈرل حکومت کے ۲۰۰ ارکان کو ہلاک اور ۱۵۰ کو مجروح کر دیا۔

—— پشاور کی تازہ ترین اطلاع سے پایا جاتا ہے۔ کہ ستمبر سے پہلے پہلے آفریدیوں اور حکومت کے درمیان صلح ہو جائے گی۔ آفریدی حکومت کی تین شرائط کو تسلیم کریں گے۔ اور حکومت کی طرف سے حاصل شدہ مراعات انہیں بدستور حاصل رہیں گی۔

—— معلوم ہوا ہے ریاست کشمیر کے ایک وزیر کی طرف سے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے ایک ممبر کو دعوت دی گئی ہے۔ کہ وہ اکیلے ہی کشمیر آکر صورت حالات کا مطالعہ کریں۔ مگر انہوں نے اکیلے وہاں جانے سے انکار کر دیا ہے۔

—— سردار کھڑک سنگھ صاحب نے اعلان کیا ہے کہ میں ۱۷ اگست سے ڈسکہ کی دہرم سالہ پر مورچہ لگاؤں گا۔ شرومنی گوردوارہ کمیٹی نے فیصلہ کیا تھا۔ کہ اس معاملہ کو فی الحال چھوڑ دیا جائے۔ مگر سردار صاحب اس کی تعمیل کے لئے تیار نہیں۔

—— ۱۵ اگست کو گول میز کانفرنس کے ڈیلیگیٹوں کی ایک کثیر تعداد بذریعہ جہاز "ملتان" انگلینڈ روانہ ہو گئی۔ جن میں مہاراجہ بیکانیر۔ سر سپرو۔ مسٹر جیکر۔ مولانا شوکت علی۔ ڈاکٹر شفاعت احمد خاں۔ سر شفیع۔ بیگم شاہنواز۔ اور سر اکبر حیدری بھی شامل ہیں۔

—— ۱۴ اگست تک مقدمہ سازش لاہور کے ملزمان کو بھوک ہڑتال کئے گیارہ روز ہو گئے ہیں۔ اور ان کے وزن میں دس دس پونڈ کے قریب کمی ہو چکی ہے۔ چار کی حالت زیادہ نازک بتائی جاتی ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔